

بہول	۲۷
و غیرہ	۲۸
ی و غیرہ	۲۹
لغیف کی بحث	۳۰
ناقص کے ابواب مزید	۳۱
مضا عفت کی بحث	۳۲
ساکید و غیرہ	۳۳
مضا عفت کے ابواب	۳۴
مزید فیہ اور سوالات	۳۵
ہموز کی بحث	۳۶
ہموز کے ابواب مجرد	۳۷
ہموز کے ابواب مزید فیہ	۳۸
اور سوالات	۳۹
مرکبات کی بحث	۴۰
خواص ابواب ثلاثی مجرد	۴۱
بقیہ خواص الایاب	۴۲
خواص ابواب ثلاثی	۴۳
مزید فیہ	۴۴
بقیہ خواص الثلاثی مزید	۴۵
بقیہ خواص " " "	۴۶
بقیہ خواص " " "	۴۷
بقیہ خواص " " "	۴۸
خواص ابواب رباعی	۴۹
اسم جامد کے اوزان	۵۰
مصدر کا بیان	۵۱

مصدر کا بیان	۵۲
تائیت کا بیان	۵۳
تنبیہ و جمع کا بیان	۵۴
جمع کے اوزان	۵۵
نسبت کا بیان	۵۶
لغشیہ کا بیان	۵۷
معرفہ و نکرہ کا بیان	۵۸
بقیہ ضمائر	۵۹
اسمائے اشارہ و	۶۰
موصولات	۶۱
اسمائے اعداد	۶۲
کا بیان	۶۳
حرف کی بحث	۶۴
حرف غیر عاملہ کا	۶۵
بیان	۶۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصرف

سبق نمبر (۱)

صرف کی تعریف | صرف وہ علم ہے جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے *

مثلاً لنگا اس علم کا یہ ہے کہ انسان صحت اور درستی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کرکے کلمہ کی تعریف اور تقسیم | جو لفظ یا معنی اور مفرد ہو اس کو کلمہ کہتے ہیں اسکی

تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف *

اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور ماضی مستقبل و حال میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے جیسے رَحُلٌ (مرد) حَبَّاءُ (دکھان)

فعل وہ کلمہ ہے جو نیکد اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے صَرَبَ راس نے مارا) یَصْرِبُ (دہ مارتا ہی یا مارے گا)

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھ جائیں۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسم۔ فعل۔ حرف تینوں کی مثال اکٹھی یوں کہی جاسکتی ہے اَعَدْتُ بِاللّٰهِ دِینِ اللّٰهِ رِیْمًا لایا، اسمیں "آمنت" فعل۔ "ب" حرف۔ اللّٰہ

اسم ہے * تنذیہ فعل میں تفسیر کثرت سے واقع ہوتا ہے اسم میں اس سے کم تر اور حرف میں یا سکل نہیں۔ چونکہ علم صرف میں تغیرات سے بکثرت ہوتی ہے اس واسطے سب سے پہلے فعل کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوا *

فعل کی بحث

فعل کی تین قسمیں ہیں (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر +
ماضی وہ فعل ہے جس سے کام کا زمانہ گزشتہ میں واقع ہوا سمجھا
جائے جیسے کُتِبَ (اس نے لکھا)۔

مضارع وہ فعل ہے جس سے کام کا کبھی تو زمانہ حال میں اور
کبھی زمانہ آئندہ میں ہونا سمجھا جائے جیسے یُکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا)۔
امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔
جیسے اُکْتُبْ (لکھ)۔

تثنیہ :- بعض صرفیوں نے فعل کی چار قسمیں لکھی ہیں اور چوتھی
قسم نہی کو قرار دیا ہے۔ یعنی وہ فعل جس سے کسی کام کے کرنے سے روکا جائے
جیسے لَا تَكْتُبْ (مت لکھ) مگر حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے
(دیکھو صفحہ ۲۲)

لازم و مستغنی | جو فعل صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ظاہر کرے۔ اُسے
لازم کہتے ہیں جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زیاد گیا) اور جس کو فاعل کے علاوہ مفعول
کی بھی ضرورت ہو اسے مستغنی جیسے شَرِبَ زَيْدٌ مَاءً (زیاد پانی پیا)
معروف و مجہول | اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو تو اسے معروف
کہیں گے جیسے خَلَقَ اللهُ (اللہ نے پیدا کیا) یَخْلُقُ اللهُ (اللہ پیدا کرتا ہے)
یا کر یگا) اور اگر مفعول کی طرف ہو تو مجہول کہلائے گا۔ جیسے فَتَحَ الْبَابَ
(دروازہ کھولا گیا) يَفْتَحُ الْبَابَ (دروازہ کھولا جاتا ہے یا کھولا جائیگا) +
مثبت و منفی | اگر ماضی اور مضارع کے پہلے حرف نفی نہ ہو تو اس کو مثبت
کہیں گے۔ جیسے خَلَقَ وَ يَخْلُقُ ورنہ منفی جیسے مَا خَلَقَ وَ لَا
يَخْلُقُ + (نہیں پیدا کیا اُس نے اور نہ پیدا کرتا ہے یا کر یگا وہ)

ماضی کا بیان !

فعل ماضی کے جتنے صیغے اردو فارسی میں مستعمل ہوتے ہیں عربی زبان میں ان کی نسبت چند صیغے زائد ہیں اور اس زیادتی کی وجہ یہ ہے کہ فاعل کی مختلف حالتیں ہیں جن کے سبب سے فعل کے صیغوں میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔

فاعس تین حالتوں سے خالی نہیں ہو سکتا یا متکلم ہو گا یا مخاطب یا غائب بھرا اس میں سے ہر ایک یا مذکر ہو گا یا مؤنث اور ہر حالت میں اس کا واحد یا تثنیہ یا جمع ہونا بھی ضروری ہے پس اس لحاظ سے فاعل کی اٹھارہ قسمیں ہوتی ہیں جس کے متعلق فعل میں بھی اٹھارہ صیغے جب ذیل ہونے ضروری تھے

۳ صیغے مذکر متکلم کیلئے	۴ صیغے مؤنث متکلم کیلئے
۳ صیغے مذکر مخاطب کیلئے	۴ صیغے مؤنث مخاطب کیلئے
۳ صیغے مذکر غائب کیلئے	۴ صیغے مؤنث غائب کیلئے

مگر عربیوں کے استحوال میں بعض صیغے مشترک آئے ہیں چنانچہ متکلم کے چھ صیغوں کی بجائے دو صیغے منجمل ہوتے ہیں ان کی تفصیل تسفیہ آئندہ کی گردان سے معلوم ہوگی۔

تذکرہ

سہولت تعلیم کے خیال سے فعل کی گردان غائب کے صیغوں سے شروع کی گئی ہے

بِحِکْمِ اثْبَاتِ فِعْلٍ مَّا ضَمِرَ

معنی	صیغہ	گردان
کیا اس ایک مرد نے زمانہ گذشتہ میں	فعل	فَعَلَ
کیا اُن دو مردوں نے " "		فَعَلَا
کیا اُن سب مردوں نے " "		فَعَلُوا
کیا اس ایک عورت نے " "	فعل	فَعَلَتْ
کیا اُن دو عورتوں نے " "		فَعَلَتَا
کیا ان سب عورتوں نے " "		فَعَلْنَ
کیا تو ایک مرد نے " "	فعل	فَعَلْتَ
کیا تم دو مردوں نے " "		فَعَلْتُمَا
کیا تم سب مردوں نے " "		فَعَلْتُمْ
کیا تو ایک عورت نے " "	فعل	فَعَلْتِ
کیا تم دو عورتوں نے " "		فَعَلْتُمَا
کیا تم سب عورتوں نے " "		فَعَلْتُنَّ
کیا میں ایک مرد " "	فعل	فَعَلْتُ
یا ایک عورت نے " "		فَعَلْتُ
کیا ہم دو مردوں " "	فعل	فَعَلْنَا
یا دو عورتوں یا سب مردوں		فَعَلْنَا
یا سب عورتوں نے " "	فعل	فَعَلْنَا
		فَعَلْنَا

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں مشترک ہے۔

فَعَلْتِ یہ صیغہ واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم میں مشترک ہے۔

فَعَلْنَا یہ صیغہ تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث مکالم میں مشترک ہے۔

سبق نمبر (۳)

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

فَعَلَ	سب علامتوں سے خالی صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔
فَعَلَا	میں "ا" علامت تثنیہ مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلُوا	میں "و" علامت جمع مذکر اور ضمیر فاعل ہے۔
فَعَلْتَ	میں "ت" ساکن علامت تانیث فاعل ہے۔
فَعَلْتَا	میں "ا" علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور "ت" علامت
فَعَلْنِ	میں "ن" مفتوح علامت جمع مؤنث غائب و ضمیر فاعل ہے
فَعَلْتِ	میں "ت" مفتوح علامت و ضمیر فاعل واحد مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں "تُمَا" کبھی علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مذکر مخاطب اور کبھی
فَعَلْتُمُ	علامت و ضمیر فاعل تثنیہ مؤنث مخاطب ہوتی ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" علامت و ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے۔
فَعَلْتُمَا	میں "ت" مکسور علامت اور ضمیر فاعل واحد مؤنث مخاطب ہے
فَعَلْتُنِ	میں "ن" ضمیر فاعل اور علامت جمع مؤنث مخاطب ہے۔
فَعَلْتِ	میں "ت" مضموم ضمیر فاعل اور علامت واحد متکلم ہے۔
فَعَلْنَا	میں "نا" ضمیر فاعل اور علامت متکلم مع الغیر ہے۔
فَاعِلٌ	فَعَلَ اور فَعَلْتَ کا فاعل کبھی ان کے بعد مذکور ہوتا ہے جیسے
	فَعَلَ نَبِيٌّ وَفَعَلْتَ هَذَا اور کبھی پوشیدہ جیسے
	نَبِيٌّ فَعَلَ اے هُوَ وَهَذَا فَعَلْتَ۔ اے هِیْ

فَعَلٌ اے آخر میں جو الف لکھا جاتا ہے وہ داؤ جمع اور واؤ
عطف کے درمیان فرق کرنے کا نشان ہے۔

سبق نمبر (۲۱)

امثلہ مشقیہ | ماضی کا دوسرا حرکت کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے فَعَلَ اور کبھی مکسور جیسے فَعِلَ اور کبھی مضموں جیسے فَعُلَ امثلہ ذیل تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو غور سے پڑھو اور ہر ایک کی گردان کرو :-

فَعَلَ کی مثالیں۔ فَتَمَّ رَأْسُ لَمْ يَكْمُلَا دَخَلَ (دوہ اندر آیا) خَلَسَ (دوہ بیٹھا) أَكَلَ (داس لے کھایا) غَسَلَ (داس لے دھویا) ذَهَبَ (دوہ گیا) ضَرَبَ (داس لے مارا۔ نَصَرَ داس لے مدد کی)

فَعِلَ کی مثالیں۔ شَرِبَ (داس لے بیا) لَبَسَ (داس لے پہنا) سَمِعَ (داس لے سنا) عَلِمَ (داس لے جانا) جَهِلَ (داس لے نہ جانا) شَهِدَ (داس لے گواہی دی) فَهِمَ (داس لے سمجھا) حَسِبَ (داس لے گمان کیا)

فَعُلَ کی مثالیں۔ بَعُدَ (دوہ دور ہوا) قَرُبَ (دوہ نزدیک ہوا) كَثُرَ (دوہ زیادہ ہوا) كَثُرَ (دوہ بزرگ ہوا) شَرُفَ (دوہ شریف ہوا) حَسُنَ (دوہ خوبصورت ہوا) كَثُرَ (دوہ بزرگ ہوا) ضَعُفَ (دوہ کمزور ہوا)

سوال (۱) ا۔ جَلَسَتْ۔ دَخَلْنَا۔ اَكَلْنَا۔ شَرِبْنَا۔ کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے معنی کیا ہیں ؟

(۲) سَمِعَتْ۔ سَمِعْتُ۔ سَمِعْتُمْ۔ میں تغیر حرکات سے کیا فرق پیدا ہوا ؟

(۳) كَثُرُوا۔ كَثُرَی۔ كَثُرْتُ۔ احوال کیا تبدیلی ہوئی ؟

(۴) ضَرَبَ سے واحد کے مخاطب۔ سَمِعَ سے تشبیہ موتث غائب۔ كَسَمَ سے تشبیہ متکلم کیا ہوگا ؟

(۵) عَرَبِي میں ترجمہ کرو ؟

اُس عورت نے گواہی دی۔ میں نے سنا۔ وہ مرد بزرگ ہوا۔ تم سب نے کیا تھا۔

سبق نمبر (۵)

ماضی مجہول کا بیان | ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ پہلے حرف کو پیش اور دوسرے کو زیر دیکھائے اور تیسرا حرف اپنی اسلی حالت پر رہے گا جیسے فَعَلَ (وہ کیا گیا) گردان یوں ہوگی :-

بحث اثبات ماضی مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	قسم فاعل
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	مذکر غائب
فَعَلَتْ	فَعَلَتَا	فَعَلْنَ	مؤنث غائب
فَعَلْتُ	فَعَلِمَا	فَعَلْتُمْ	مذکر مخاطب
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُنَّ	مؤنث مخاطب
فَعَلْتُ	فَعَلْنَا		مذکر و مؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ | ماضی معروف کے دوسرے حرف کو فتحہ کسرہ اور ضمہ تینوں حرکتیں آتی تھیں۔ مگر ماضی مجہول کا دوسرا حرف ہمیشہ مکسور ہوتا ہے پس مجہول میں یوں کہینگے۔ ”فتح“ (وہ کھولا گیا) ضرب (وہ مارا گیا) شمع (وہ سنا گیا) ”علم“ یہی حال باقی متعدی فعلوں کا ہے۔ جو افعال لازم ہیں ان سے فعل مجہول نہیں بنتا۔ جیسے جَلَسَ۔ خَرَجَ۔ كَرَّمَ۔ بَعَدَ وغیرہ +

حما و لا کا استعمال | یہ دونوں حرف ماضی پر داخل ہو کر نفی کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ مگر اس سے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ فرق دونوں کے استعمال میں صرف اس قدر ہے کہ مَا تنہا آتا ہے جیسے مَا فَعَلَ (اُس نے نہیں کیا) اور لَا کے واسطے مکرر آنا لازم ہے۔ جیسے لَا ضَرْبَ قِي وَلَا صَلَی۔

منہ انفسہ کی اور نہ نماز پڑھی (یعنی کسی کے دگر امام اپنی قرب و بعد اس پر) کہ بیان صفحہ ۱۱ میں دیکھو۔

سبق نمبر (۶)

مضارع کا بیان !

مضارع بنانے کا قاعدہ | مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریق یہ ہے کہ ماضی کے شروع میں ا۔ ت۔ ی۔ ن میں سے ایک حرف اس طرح لگایا جاتا ہے :-

ی۔ چار صیغوں کے پہلے آتی ہے نین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب
ت۔ آٹھ صیغوں کے پہلے آتی ہے دو واحد و تثنیہ مؤنث غائب
اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب +

۱۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی واحد متکلم +

ن۔ ایک صیغہ کے پہلے آتا ہے یعنی متکلم مع الغیر۔
اعراب :- مضارع کا حرف آخر یا پنج جگہ مرفوع ہوتا ہے۔ واحد مذکر غائب
اور واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر مخاطب۔ واحد متکلم اور متکلم مع الغیر
چار تثنیوں کے آخر میں ن مکسور اور زین جگہ جمع مذکر غائب و مخاطب اور
واحد مؤنث ماضی میں نون مفتوح زیادہ کیا جاتا ہے اور اس کو.....

نون اعرابی کہتے ہیں +

جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں بھی دو جگہ نون مفتوح آتا ہے
مگر اس کو نون ضمیر کہتے ہیں۔ یہ ضمیر فاعل ہے اور کبھی سا قط
نہیں ہوتی۔

ان چودہ صیغوں میں سے چار صیغے مشترک ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل
گردان صفحہ آئندہ سے معلوم ہوگی +

۱۔ پاروں حرف مضارع کی علامتیں ہیں اور ان کا مجموعہ اُن تین ہوتا ہے +

۲۔ نون اعرابی کہنے کی یہ وجہ ہے کہ یہ نون بعون رفع صیغہ واحد کے ہوتا ہے +

بَحَثُ اثْبَاتِ فِعْلٍ مُضَارِعٍ مَعْرِفٍ

گردان	صیغہ	معنی
يَفْعَلُ	واحد	کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد اب یا آئندہ
يَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتے ہیں یا کریں گے وہ دو مرد " "
يَفْعَلُونَ	جمع	کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد " "
تَفْعَلُ	واحد	کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتی ہیں یا کریں گی وہ دو عورتیں " "
يَفْعَلْنَ	جمع	کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں " "
تَفْعَلُ	واحد	کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد اب یا آئندہ
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتے ہو یا کر دو گے تم دو مرد " "
تَفْعَلُونَ	جمع	کرتے ہو یا کر دو گے تم سب مرد " "
تَفْعَلِينَ	واحد	کرتی ہے یا کرے گی تو ایک عورت " "
تَفْعَلَانِ	تثنیہ	کرتی ہو یا کر دو گی تم دو عورتیں " "
تَفْعَلْنَ	جمع	کرتی ہو یا کر دو گی تم سب عورتیں " "
أَفْعَلُ	واحد	کرتا ہوں یا کروں گا میں { ایک مرد یا ایک عورت " "
نَفْعَلُ	تثنیہ	کرتے ہیں یا کریں گے ہم { دو مرد - یا ہم دو عورتیں یا ہم ایک مرد اور ایک عورت

تَفْعَلُ :- یہ صیغہ واحد مونث نائب اور واحد مذکر مخاطب میں مشترک ہے۔

تَفْعَلَانِ :- یہ صیغہ تثنیہ مونث غائب اور تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مونث مخاطب میں مشترک ہے۔

أَفْعَلُ :- میں مذکر مونث واحد متکلم اور تَفْعَلُ میں تثنیہ جمع اور نیز مذکر مونث متکلم مشترک ہے۔

سبق نمبر ۱۷

صیغوں کی شناخت اور علامتیں

یہاں تہی حرف مضارع اور علامت غائبہ ہے۔	يَفْعَلُ
یہاں تہی حرف مضارع اور نیز علامت غیبت ہے اور علامت	يَفْعَلَانِ
تشبیہ مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	يَفْعَلُونَ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت غیبت ہے اور علامت	تَفْعَلُ
جمع مذکر اور ضمیر فاعل اور نون اعسرابی ہے۔	تَفْعَلَانِ
یہاں تہی حرف مضارع و علامت غیبت ہے۔	يَفْعَلْنَ
یہاں تہی حرف مضارع و علامت غیبت اور علامت	تَفْعَلُ
تشبیہ مؤنث و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	تَفْعَلَانِ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت غیبت اور نون ضمیر	تَفْعَلُونَ
جمع مؤنث فاعل فعل ہے۔	تَفْعَلُونَ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور علامت	تَفْعَلُونَ
تشبیہ مذکر و ضمیر فاعل اور نون اعرابی ہے۔	تَفْعَلُونَ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور نون	تَفْعَلُونَ
واحد مؤنث حاضر اور ضمیر فاعل اور نون اعسرابی ہے	تَفْعَلَيْنِ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت خطاب ہے اور الف و نون	تَفْعَلَانِ
مثلاً پہلے تَفْعَلَانِ کے ہے۔	تَفْعَلْنَ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت خطاب اور نون	أَفْعَلُ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت واحد متکلم	نَفْعَلُ
یہاں تہی حرف مضارع اور علامت متکلم مع الغیر	

سبق نمبر (۱۸)

امثلہ مشقیہ | مضارع کا تیسرا حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے جیسے یَفْعَلُ اور کبھی مکسور جیسے یَفْعِلُ اور کبھی مضموماً جیسے یَفْعُلُ امثلہ ذیلی تینوں حرکات کے لحاظ سے جدا جدا لکھی جاتی ہیں۔ ان کو خوب غور سے پڑھو اور ہر ایک کو گراں کر دو۔

یَفْعَلُ کی مثالیں :- نَدَّ هَبْ رَدَّ جَانِبَ مَا جَانِبَا بَقْدَحْ رَدَّ کھولنا یا
یا کھولے گا (یَسْتَرْبُ رَدَّ دیتا ہے یا بے گا) (یَسْتَمْعِ رَدَّ سنتے یا سنتے گا) +
یَفْعَلُ کی مثالیں :- یَحْلِسُ رَدَّ بیٹھا ہے یا بیٹھے گا (یَضْرِبُ رَدَّ مارنا ہے
یا مارے گا) یَغْضِبُ رَدَّ دھوٹا ہے یا دھوٹے گا (يَحْسِبُ رَدَّ گمان کرتا ہے یا کرے گا)
یَفْعَلُ کی مثالیں :- بَدَّخَلَ رَدَّ اندر آتا ہے یا آجائے گا (يَاكُلُ رَدَّ کھانا ہے
یا کھائے گا) يَصْطَرُ رَدَّ مدد کرتا ہے یا کرے گا (يَعْسَمُ رَدَّ رگ بھرتا ہے یا بھرتا
سَوَالَات: يَجْلِسُونَ - نَدَّخَلُونَ - تَأْكُلِينَ - يَسْتَرْبُونَ -

کیا کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں ؟

(۲) تھوڑا سا کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ؟

(۳) یَصْرِیْبَنَّ. تَضْرِیْبَنَّ. اَضْرِبْ کیا کیا صیغے ہیں؟

اور واحد میں کیا کیا تبدیلی ہو کر بنے ہیں؟

(۴۱) صَدَقَ سے معنی فارغ کا صیغہ واحد مونث غائب اور لہجہ

سے واحد مذکر حاضر کیا آئے گا ؟

(۵) عربی میں ترجمہ کن و !!

تم پیتے ہو۔ میں کھاؤں گا۔ وہ دونوں جاتی ہیں ہم سب

ماہ رہے ہیں۔ تو عسقی ہے ؟

سبق نمبر (۱۹)

مضارع مجہول کا بیان | مضارع مجہول مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتح دو۔ لام کلمہ اپنی حالت پر رہے گا۔ جیسے یَفْعَلُ سے یُفْعَلُ وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔
گردان اس طرح ائے گی !

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	قسم فاعل
يُفْعَلُ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُونَ	مذکر غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث غائب
تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُونَ	مذکر مخاطب
تُفْعَلِينَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ	مؤنث مخاطب
أُفْعَلُ	تُفْعَلُ		مذکر ومؤنث متکلم

امثلہ مشقیہ | مضارع معروف کے تیسرے حرف پر فتح کسرہ ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں۔ مگر مضارع مجہول کا تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ پس مجہول میں اس طرح کہا جائے گا۔

يُفْعَلُ (وہ کھولا جا رہا ہے ماکھولا جائے گا) يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) يُسَمِعُ (وہ سنا جاتا ہے سنا جائے گا) يُعَلِّمُ (وہ جانا جاتا ہے باحانا جائے گا) •

یہی حال تمام متعدی افعال کا ہے۔ لازم فعلوں کا مجہول نہیں آتا ہے۔

ما و لا کا استعمال | مضارع پر جب حرف نفی لایا تا زیادہ کیا جاتا ہے تو

مثبت سے منہی بن جاتا ہے مگر لفظوں میں اس سے کچھ تغیر نہیں ہوتا۔

جیسے لَا يَفْعَلُ۔ مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرنا ہی نہیں کرے گا) لَا يَفْعَلُ۔ مَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کہا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا) •

قوله من اراد ان يكتب كتابا
في اللغة العربية

سبوق المعبر (۱۰)

عربی صرف کی کتابوں میں تو ایک ہی قسم کی ماضی لکھی ہے جو ماضی مطلق کے معنی دیتی ہے لیکن اگر ماضی کے دیگر اقسام بنانا چاہو تو قواعد ذیل کے مطابق کریں

(۱) ماضی قریب | جب ماضی پر لفظ قَدْ داخل ہو تو ماضی قشرب بنتی ہے۔ جیسے

قَدْ شَرَبْتُ (اُس نے مارا ہے) قَدْ حَضَرْتُ (میں نے مارا ہے) اس ماضی کے گردان

کرنے میں لفظ قَدْ بدستور رہنا ہے کوئی تفسیر اس میں نہیں ہوتا۔

(۲) ماضی بعید و استمراری | ماضی مطلق کے ابتدا میں كَانَ کا لفظ بطعائے یہ ماضی

بعید اور مضارع کے پہلے برصانے سے ماضی استمراری بنتی ہے۔ گردان کرنے میں

جب طرح ماضی و مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اسی طرح كَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے

دیکھو كَانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں :-

كَانَ. كَانَا. كَانُوا. كَانَتْ. كَانْتَا. كَانْتُمْ. كُنْتُ. كُنْتَا. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ. كُنْتُمْ.

پس ماضی بعید یوں آئے گی كَانَ شَرَبْتُ (اُس نے مارا تھا) كُنْتُ شَرَبْتُ

(میں نے مارا تھا) اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی. كَانَ لَشَرَبْتُ (اُس نے مار رہا تھا)

كُنْتُ لَشَرَبْتُ (میں مار رہا تھا) :-

سوقالات

(۱) جَلَسَ سے ماضی بعید اور اُكْلَ سے ماضی استمراری کی گردان کرو ؟

(۲) ماضی بعید کے ان صیغوں کو درست کرو۔ كَانَ حَضَرْتُ. كَانُوا سَمِعُوا

كُنْتُ كَرِهْتُ :-

(۳) ان صیغوں میں جہاں جہاں غلطی ہے بتاؤ :-

كَانَتْ يَجْلِسُ. كُنْتُ سَرَبْتُ. كُنْتُمْ أَكَلَا :-

(۴) عربی میں ترجمہ کرو :-

دو آدمی گئے تھے۔ سب عورتیں کھاتی تھیں۔ اُس مرد نے مدد کی تھی

تم کھولا کرتے تھے۔ میں گمان کیا کرتا تھا :-

سبق نمبر (۱۱) مضارع کے تغیرات کا بیان

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مضارع کا آخر مرفوع اور اس کا صیغہ زمانہ حال و استقبال دونوں میں مشترک ہوتا ہے مگر ابتدا میں بعض خاص ظرف کے آنے سے کبھی معنی میں اور کبھی معنی اور لفظ دونوں میں تغیر واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کی دو صورتیں ہیں:-

(۱) تغیرات معنوی لام مفتوح زمانہ حال کے ساتھ مضارع کو خاص کر دنیا ہے جیسے اِنِّیْ لَبَحْرٌ لِّیْ رَابِعٌ (ابنہ مجھے علم نہیں ڈالتا ہے) اور سَیْ یَا سَوِّفَ زَمَانَةً مستقبل کے ساتھ جیسے سَقَرًا رَاہِیْ رُطَّہً (گا) سَوِّفَ یَقْرَأُ تَقْوَرِیْ دِیْرَیْزَ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سَیْ مستقبل قریب کیلئے آتا ہے اور سَوِّفَ مستقبل بعید کے لئے +

(۲) تغیرات لفظی و معنوی اتین حتم کے ظرف ان تغیرات کا باعث ہوتا ہے۔ ناصب۔ جازم۔ نون تاکید پہلی دونوں قسموں کے حرف مضارع کے آخر میں تنہا تغیر پیدا کرتے ہیں اور نون تاکید دوسرے حرف سے ملکر ہر ایک کا تغیر حسب ذیل ہے:-

(۱) کُتِبَ۔ یہ حرف ناصب ہے مضارع کے آخر کو لُضِبَ اور معنی تاکید لفظی مستقبل کے دیتا ہے جیسے کُتِبَ لَیْفَعْلُ (وہ کبھی نہیں کریگا) اس کو نفی تاکید ملتی کہتے ہیں (۲) کُتِبَ۔ لاہرامن۔ لاء نہی یہ تینوں حرف جازم ہیں اور مضارع کے آخر کو جزم دیتے ہیں۔ دیکھو لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے کُتِبَ لَیْفَعْلُ (اس نے نہیں کیا) اس کو نفی حجاز کہتے ہیں۔ لام امر اور لاہرامنی کے آنے سے مضارع کا صیغہ امر یا ہنی کے معنوں میں زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص ہوتا ہے جیسے لَیْفَعْلُ (اُس کو کرنا چاہیے) لَا یَفْعَلُ (اس کو نہ کرنا چاہیے)

فعل مضارع۔ نواصب کُتِبَ کے سوا تین حروف اور ہیں۔ اُنْ۔ کُتِبَ۔ اِذَنْ اور ان چاروں کا عمل یکساں۔ فعل مضارع کے جوازم کُتِبَ۔ لاہرامن۔ لاء نہی کے سوا دو حرف اور ہیں۔ اِنْ۔ کُتِبَ اور یہ یا بحول ایک جیسا عمل کر لے ہیں +

بحث نفی تاکید بکن فعل مضارع معروف		بحث نفی تحذیر بکم فعل مضارع معروف	
گردان	عمل کن	گردان	عمل لم
لَنْ يَفْعَلَ	لنْ يَفْعَلَ	لَمْ يَفْعَلْ	لمْ يَفْعَلْ
لَنْ يَفْعَلَا	لنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا	لمْ يَفْعَلَا
لَنْ يَفْعَلُوا	لنْ يَفْعَلُوا	لَمْ يَفْعَلُوا	لمْ يَفْعَلُوا
لَنْ يَفْعَلَ	لنْ يَفْعَلَ	لَمْ يَفْعَلْ	لمْ يَفْعَلْ
لَنْ يَفْعَلَا	لنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا	لمْ يَفْعَلَا
لَنْ يَفْعَلُنْ	لنْ يَفْعَلُنْ	لَمْ يَفْعَلُنْ	لمْ يَفْعَلُنْ
لَنْ يَفْعَلَ	لنْ يَفْعَلَ	لَمْ يَفْعَلْ	لمْ يَفْعَلْ
لَنْ يَفْعَلَا	لنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا	لمْ يَفْعَلَا
لَنْ يَفْعَلُوا	لنْ يَفْعَلُوا	لَمْ يَفْعَلُوا	لمْ يَفْعَلُوا
لَنْ يَفْعَلِي	لنْ يَفْعَلِي	لَمْ يَفْعَلِي	لمْ يَفْعَلِي
لَنْ يَفْعَلَا	لنْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَا	لمْ يَفْعَلَا
لَنْ يَفْعَلُنْ	لنْ يَفْعَلُنْ	لَمْ يَفْعَلُنْ	لمْ يَفْعَلُنْ
لَنْ أَفْعَلْ	لنْ أَفْعَلْ	لَمْ أَفْعَلْ	لمْ أَفْعَلْ
لَنْ تَفْعَلَ	لنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ	لمْ تَفْعَلْ

تذکرہ مجہول کی گردان مثل معروف کے آتی ہے۔ دیکھو۔
 نفی تاکید بکن مجہول۔ لَنْ يَفْعَلَ۔ لَنْ يَفْعَلَا۔ لَنْ يَفْعَلُوا۔ لَنْ يَفْعَلَ
 لَنْ يَفْعَلَا۔ لَنْ يَفْعَلُنْ + الخ
 نفی تحذیر بکم مجہول :- لَمْ يَفْعَلْ۔ لَمْ يَفْعَلَا۔ لَمْ يَفْعَلُوا۔ لَمْ يَفْعَلَ
 لَمْ يَفْعَلَا۔ لَمْ يَفْعَلُنْ + الخ

سبق نمبر (۱۳)

لُؤن تَاکِید کا بیان

لُؤن تَاکِید کی دو قسمیں ہیں۔ ایک لُؤن تَقْلِید جو مشدّد ہوتا ہے دوسرا لُؤن خَفِیفہ جو ساکن ہوتا ہے۔ ان دو لُؤن کے احکام حسب ذیل ہیں :-
 (۱) لُؤن تَقْلِید کے احکام لُؤن تَقْلِید مضارع کے سبب صیغوں کے ساتھ آتا ہے اور اس کے آگے سے ساکنوں لُؤن اعرابی گر جاتے ہیں۔ جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے قواعد واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے حتیٰ لمبی ساقط ہو جاتی ہے۔ جمع مؤنث غائب و حاضر کے لُؤن کے پیچھے اَلَف فاسل لایا جاتا ہے تاکہ لُؤن ضمیر اور لُؤن تَقْلِید کے اجتماع سے درج تین لُؤن ہو جاتی ہیں نقل نہ واقع ہو ۛ

لُؤن تَقْلِید کا ما قبل چار قسموں اور دو جمع مؤنث غائب و حاضر میں اَلَف ساکن ہوتا ہے۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں مضموم اور واحد مؤنث حاضر میں کسور۔ اور بانی پانچ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔ لُؤن تَقْلِید اگر اَلَف کے بعد واقع ہو تو کسور ہوگا ورنہ مفتوح ۛ

(۲) لُؤن خَفِیفہ کے احکام لُؤن خَفِیفہ ان صیغوں میں آتا ہے جہاں لُؤن تَقْلِید کے پہلے اَلَف نہ ہو کیونکہ اس قسم کے دو ساکنوں کا اجتماع نظام عربیہ میں رد واد ہے اور وہ آٹھ صیغے ہیں۔ ان مقامات پر لُؤن خَفِیفہ کے ما قبل کا حال مثل لُؤن تَقْلِید کے ہوتا ہے ۛ

وَالسَّكَنُ

لُؤن تَقْلِید اور خَفِیفہ (دو لُؤن) سے مضارع کے معنوں میں تَاکِید پیدا ہونے کے سوا نقطہ نظر میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ چنانچہ اگلے صفحہ کی گردانیوں سے بخوبی واضح ہوگا ۛ

بحث مضارع معروف بحث مضارع معروف
 بالام تاکید و وزن ثقیله بالام تاکید و وزن خفیفه

گروان	تغیر ابیائت	گروان	تغیر ابیائت
لِفْعَلْنَ	فتحه آخر (وہ ضرور کرے گا)	لِفْعَلْنَ	مثل ثقیله (وہ ضرور کرے گا)
لِفْعَلَانْ	سقوط وزن اعرابی	لِفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لِفْعَلُنْ	سقوط وزن اعرابی و	لِفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلْنَ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانْ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانْ	زیادت الف فاصل	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُنْ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانْ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُنْ	سقوط وزن اعرابی و	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُنْ	سقوط وزن اعرابی و	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانْ	سقوط وزن اعرابی	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلَانْ	زیادت الف فاصل	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُنْ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله
لَفْعَلُنْ	فتحه آخر	لَفْعَلْنَ	مثل ثقیله

تثبیت - مجهول کی گردان معروف کی طرح ہوتی ہے دیکھو:-
 مجهول بالوزن ثقیله | لِفْعَلْنَ - لِفْعَلَانْ - لِفْعَلُنْ - لَفْعَلْنَ - لَفْعَلَانْ - لَفْعَلُنْ
 مجهول بالوزن خفیفه | لِفْعَلْنَ - لِفْعَلَانْ - لِفْعَلُنْ - لَفْعَلْنَ - لَفْعَلَانْ - لَفْعَلُنْ

تغیرات مضارع کی مشق *

مثلاً ذیل میں مضارع کی حرکت میں کو یہ نظر رکھو اور مضارع کے لفظی تغیرات سے معنی میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس پر غور کرو۔ اور ہر ایک فعل کی پوری گردان کر دو۔
 يَقْفُضُ کی مثالیں :- لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 لَقْنٌ يَفْقَهُ - لَقْنٌ يَفْقَهُ - لَقْنٌ يَفْقَهُ - لَقْنٌ يَفْقَهُ
 لَقْنٌ يَشْرَبُ - لَقْنٌ يَشْرَبُ - لَقْنٌ يَشْرَبُ - لَقْنٌ يَشْرَبُ
 لَقْنٌ يَسْمَعُ - لَقْنٌ يَسْمَعُ - لَقْنٌ يَسْمَعُ - لَقْنٌ يَسْمَعُ

تَفْعُلُ اور تَفْعُلُ کی جو مثالیں سبق میں مذکور ہوئی ہیں۔ طریق بالا کے موافق پہلے ہر ایک کے معنی بیان کرو۔ اور پھر گردانیں کر جاؤ۔
 سکوالات :- لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 ہر گردان کے کیا معنی ہوں گے؟ لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 اور ان میں کیا تبدیلی ہوئی ؟

(۳) لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 کیا انز کیا ہے ؟

(۴) لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ - لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 عربی میں ترجمہ کرو :-

وہ شخص کبھی نہیں مارے گا۔ غم کبھی نہیں بیٹھو گے۔ ہم دو عورتوں سے نہیں سنا۔ تم البتہ ضرور کھاؤ گے۔ میں البتہ ضرور پیوں گا۔
 فائدہ :- اس مسئلہ ذیل سے معلوم ہو گا کہ لَقْنٌ يَدُ هَبْ جیسے لامریا کے آنے سے کس قسم کی تاکید کلام میں پیدا ہوتی ہے۔

وَاللّٰهُ لَا فَعَلَ ذٰلِكَ رِخَالِ تَمَّ يَرُضَرُ هِيَ كَامُ كَرْدُ (گا) +
 لَقْنٌ يَدُ هَبْ لَقْنٌ يَدُ هَبْ لَقْنٌ يَدُ هَبْ لَقْنٌ يَدُ هَبْ
 اَمَّا سُبُلُغْنٌ عِنْدَكَ لَقْنٌ يَدُ هَبْ (اگر تیرے سامنے اچھی طرح بڑھائے کو پہنچے)
 لَقْنٌ يَدُ هَبْ اصل میں لَقْنٌ يَدُ هَبْ تھا۔ لَقْنٌ يَدُ هَبْ کی شکل میں لکھا گیا۔

سبق نمبر (۱۴۱)

امر کا بیان

امر حاضر معروف | امر حاضر معروف کے چھ صیغے ہوتے ہیں اور مضارع حاضر معروف سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور و کھیں۔
 (۱) اگر علامت مضارع کا مابعد متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَصْرُفٌ سے عَلَمٌ
 (۲) اگر مابعد ساکن ہے تو ہمزة وصل ابتدا میں زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمے کو دیکھیں اگر مضنوم ہو تو ہمزة وصل معلوم ہوگا۔ جیسے تَصْرُفٌ سے اَلْخَصْرُ۔ اگر عین کلمہ کسور یا مفتوح ہو تو ہمزة وصل کسور ہوگا جیسے تَصْرُفٌ سے اِخْصَارٌ۔ اور تَصْرُفٌ سے اِسْمَعُ۔ لَوْنِ اعرابی ساقط ہو جائیگا۔ اور لَوْنِ ضمیر اپنی حالت پر رہیگا۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو وہ بھی گر جائیگا جیسے تَدْعُوْا سے اُدْعَا تَدْعُوْا سے اِدْعُم۔ تَخْشَعُ سے اِخْشَ ۞

امر غائب و متکلم معروف | بناوٹ کے لحاظ سے یہ کوئی مستقل نہیں بلکہ درحقیقت ایک دوسرا نام مضارع یہ لام امر کا ہے۔ لام امر مضارع غائب و متکلم معروف کے آٹھ صیغوں سے خاص ہے جو صیغہ پائے واحد کو جزم دیتا ہے لَوْنِ اعرابی کے سقوط اور لَوْنِ ضمیر ہی کی قائلی میں مثل لم کے عمل کرتا ہے۔ جیسے یَتَصَحَّرُ سے اِمْرٌ مَجْهُوْلٌ | امر مجہول جو وہ صیغوں سے آتا ہے اور مضارع مجہول یہ لام امر کے لگائے سے بن جاتا ہے۔ پس تَصْرُفٌ سے لِنَصْرٍ امر حاضر مجہول ہوگا۔ اور تَصْرُفٌ سے لِنَصْرٍ امر غائب مجہول ۞

لَوْنِ تاکید | امر معروف و مجہول کے آخر میں لَوْنِ ثقلیدہ و خفیفہ دونوں لاحق ہوتے ہیں۔ امر حاضر معروف بے لام آتا ہے اور باقی باللام کسور جیسے اَلْخَصْرُ - اِخْصَارٌ - لِنَصْرٍ - لِنَصْرَانِ ۞

لَمْ یَمْزَعْ وَصَلَ وَهَ اَلْفٌ هِیَ حِیْ دَرَجَ کَلَامٌ فَلَی سَاقِطٌ هُوَ حَکَمٌ

سبق نمبر (۱۵)

ہتی کا بیان

ہتی کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ درحقیقت وہ فعل مضارع ہے جس کے پہلے لاءِ ہتی لگایا جائے۔ لاءِ آخر مضارع کو جزم دیتا ہے۔ نون اعرابی کے سقوط اور نون ضمیر کی قاعی میں "لم" کا سا عمل کرتا ہے۔ نہی محروف ہو یا مجہول دونوں میں یہ قاعدہ یکساں مؤثر ہے۔ گردان یوں آئے گی۔

جکت ہتی حاضر مجہول	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوا لَا تَفْعَلِي لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی غائب متکلم مجہول	لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلُوا لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی حاضر مجہول	لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلُوا لَا تَفْعَلِي لَا تَفْعَلَا لَا تَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد
جکت ہتی غائب متکلم مجہول	لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلُوا لَا يَفْعَلُ لَا يَفْعَلَا لَا يَفْعَلْنَ	فعل کرہ نون کیا جائے ایک مرد

فائدہ :- نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور خفیفہ دونوں آتے ہیں۔

اُردو پہلی کی مشق

اُردو حاضر کی مشق | امر باہمزہ وصل کا تیسرا حرف حرکت میں مستعار کے حرف ثالث کا تابع ہوتا ہے یعنی مفتوح کے ساتھ مفتوح، مکرر کے ساتھ مکرر اور مضموم کے ساتھ مضموم بسین کے لئے کے احکام کو مد نظر رکھ کر اس مسئلہ ذیل کی گردان کرو :-

يَفْعُلُ کی مثالیں :- اَذْهَبْ (جا)، اَفْتَحْ (کھول)، اَسْتَبْ (رہی)، اَسْمَعْ (سنا)
يَفْعُلُ کی مثالیں :- اَجْلِسْ (بیٹھ)، اَصْنَعْ (مار)، اِغْتَسِلْ (دھو)، اِحْشَبْ
يَفْعُلُ کی مثالیں :- اُدْخُلْ (اندرا)، اُنْصُرْ (مدد دے)، اُكْشِرْ (بزرگ ہو)، اُفْرَبْ
امر غائب ہنی کی متن | ان دو فعلوں میں حرف آخر کے سوا باقی تمام حرفوں کے حرکات وہی رہیں گے جو مضارع میں تھے۔ اس لئے ذیل پر غور کرو :-

امر غائب کی مثالیں :- لِيَفْتَحْ (چاہیے کہ وہ کھولے)، لِيَغْتَسِلْ (چاہیے کہ وہ دھوے)
ہنی حاضر کی مثالیں :- لَا تَذْهَبْ (مت جا)، لَا تَجْلِسْ (مت بیٹھ)، لَا تَنْصُرْ (مدد نہ دے)
ہنی غائب کی مثالیں :- لَا يَفْتَحْ (کو نہ کھولنا چاہیے)، لَا يَغْتَسِلْ (کو نہ دھونا چاہیے)
سوال الثانی :- اِذْ هَبْ، اِصْنَعْ، اُنْصُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟
(۲) لَا تَسْمَعْ اور لَا تَسْمَعُ فعل کی کیا تہیں ہیں اور ان کے کیا معنی ہیں؟

(۳) لَيْسَتْ بِنَ اور لَيْسَتْ بِنَ میں کیا فرق ہے؟

(۴) اس فقرے کے معنی کرو اور جو فعل اس میں واقع ہوئے ہیں ان کو بیان کرو

لَا يَجُوزُ مَنَّا دُشْنًا قَوْمٍ عَلَىٰ أَنْ لَا تَعْدِلُوا إِزَاءَ عَدُوِّكُمْ
هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّفَقُّهِ

(۵) عربی میں تنجید کرو :-

تم دو خورتیں مارو۔ چاہیے کہ وہ دو خورتیں ماریں۔ تم مت دھو۔ چاہیے کہ وہ نہ دھوئے۔ تم سپرد بزرگ ہو جاؤ۔

نہ کسی قوم کی دشمنی پہتا رہے لئے بے الضامی کا باعث نہ ہو۔ الضامنہ کر۔ کیونکہ وہ پرہیزگاری کے بہت نزدیک ہے۔

سبق نمبر (۱۶)

اسم کی بحث

اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) مصدر (۲) مشتق (۳) جامد
 مصدر: وہ اسم ہے جس سے افعال اور اسمائے مشتقہ نکلیں اور اس کے
 ترجمے کے آخر میں "نا" آئے۔ جیسے ضَرَبَ (مارنا) قَتَلَ (مار ڈالنا) +
 مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے اس طور پر نکلے کہ مصدر کے معنی اور
 اصلیت اس میں باقی رہے۔ صرف اس کی صورت ایک نئی پیدا ہو جائے جس پر
 طرح بہ تن اور نہ پورات چاندی سے بنتے ہیں جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)
 مَضْرُوبٌ (مارا ہوا) کہ مصدر ضَرَبَ سے نکلے ہیں +
 جامد: وہ اسم ہے کہ نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے اور نہ وہ کسی کلمہ سے نکلا ہو
 جیسے فَرَسٌ (گھوڑا)

تنبیہ: الفاظ کی بناوٹ کے لحاظ سے مصدر اس کا متعلق ہے کہ پہلے اس کی
 بحث شروع ہوتی مگر سہولت اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے اسمائے مشتقہ کا بیان
 کیا جائے اس واسطے کہ ان کو فعل سے مناسبت خاص ہے اور ضمیمہ افعال کہلاتی ہیں
 اسم مشتق کی بحث

اسم مشتقہ تین اقسام میں جہ ہیں (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ

(۱) اسم تفضیل (۲) اسم آلہ (۳) اسم ظرف +

ان اسماء کو فعل سے ایک خاص تعلق ہے مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ بَكَرًا (زید نے بکر کو مارا)
 اس میں ضَرَبَ کے تعلق سے زید ضَارِبٌ کہلائے گا۔ بکر مَضْرُوبٌ۔ جس آلہ
 سے ضرب لگائی گئی ہے وہ مَضْرُوبٌ جس جگہ اور جس وقت فعل کا وقوع ہوا ہے
 وہ مَضْرُوبٌ پس ضَارِبٌ اسم فاعل ہے اور مَضْرُوبٌ اسم مفعول مَضْرُوبٌ اسم آلہ مَضْرُوبٌ اسم ظرف
 صفت مشبہ اور اسم تفضیل ایک طرح سے تو اسم فاعل ہی ہیں مگر ان میں اسم
 فاعل کی نسبت کچھ خصوصیتیں سوایا جاتی ہیں جیسا کہ اپنے اپنے موقع پر ان کے
 حالات سے معلوم ہو گا +

سبق نمبر (۱۱)

اسم فاعل کا بیان

اسم فاعل :- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس سے فعل صادر ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو جیسے ضارِ بٹ یعنی وہ شخص جس سے ضرب صادر ہوئی یہ اسم مادہ کے پہلے حرف کے بعد الف زیادہ کرنے اور دوسرے حرف کو کسر سے بننا ہے حرف آخر کو تنوین اور تشبہ و جمع کی حالت میں علامت تشبہ و جمع لاحق ہوتی ہے تب صیغہ مذکر اور تین مؤنث کیواسطے مقرر ہیں مگر دان یوں آتی ہے

ایک کر نیوالا	فَاعِلٌ	ایک کر نیوالی	فَاعِلَةٌ
دو کر نیوالے	فَاعِلَانِ	دو کر نیوالی	فَاعِلَتَانِ
سب کر نیوالے	فَاعِلُونَ	سب کر نیوالی	فَاعِلَاتٌ

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول :- وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو بتائے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوبٌ یعنی وہ شخص جس پر ضرب واقع ہوئی یہ اسم مادہ کے پہلے میم مفتوح اور دوسرے حرف کے بعد واؤ زیادہ کرنے سے بننا ہے اس زیادتی سے مادہ کا پہلا حرف ساکن اور دوسرا مضموماً ہو جاتا ہے اور آخر کو تنوین اور علامت تشبہ و جمع لاحق ہوتی ہے اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے بھی چھ صیغے ہیں اور گردان یوں کی جاتی ہے

کیا ہوا	مَفْعُولٌ	کیا ہوئی	مَفْعُولَةٌ
دو کئے ہوئے	مَفْعُولَانِ	دو کی ہوئیں	مَفْعُولَتَانِ
سب کئے ہوئے	مَفْعُولُونَ	سب کی ہوئیں	مَفْعُولَاتٌ

اس مادہ لفظ کے ماضی کو کہتے ہیں یعنی جس سے لفظ لکھا ہے جسے ضَرْبٌ مادہ ہے ضارِ بٹ کا ماضی مصدر ہی اپنے مشتقات کا مادہ ہوتا ہے مگر کبھی اسم جاد بھی دیکھ کر گئے کا مادہ ہر باتا ہے جیسے بَقَالٌ کہ اس کا مادہ بَقْلٌ ہے مادہ میں تصرف کرنے سے اس کی اصلی حرکان میں تغیر واقع ہوتا ہے جیسے فَاعِلٌ اور مَفْعُولٌ وغیرہ کہ پہلی جہد ح کسور اور دوسری جہد ح مضمر ہے

اسم فاعل کی مشتق برامثلہ ذیل کی گردان کرو اور ہر ایک کا مادہ بتاؤ۔
 قَاتِلٌ (کھولنے والا) خَالِدٌ (مجھنے والا) اُخْبَلٌ (دکھانے والا) ذَاهِبٌ (جاننا والا) سَامِعٌ
 (سننے والا) عَالِمٌ (جاننے والا) شَارِبٌ (پینے والا) سَاهِدٌ (دکھانی والا)

اسم مفعول کی مشتق :- امثلہ ذیل کی گردان کرو اور بتاؤ کہ کس لفظ
 سے بنے ہیں :- صَفْوٌ (کھولا ہوا) مَأْكُولٌ (دکھایا ہوا) مَسْمُومٌ (دکھا ہوا) مَقْلُوبٌ (پھرنایا ہوا)
 (جاننا ہوا) مَشْرُوبٌ (پیا ہوا) مَشْرُوعٌ (دکھایا ہوا) مَضْمُونٌ (دکھا ہوا) مَحْمُولٌ (پھرنایا ہوا)
 تنذیب :- فاعِلٌ اور مَفْعُولٌ کے علاوہ فَعِيلٌ اور فَعُولٌ دو وزن شکر بھی آئے
 ہیں جو تکیہ اسم فاعل اور تکیہ اسم مفعول کے معنی دیتے ہیں چنانچہ فَعِيلٌ کے وزن پر
 اسم فاعل سَمِيعٌ (سننے والا) اور اسم مفعول جَبْرٌ (جبر زخمی) آتا ہے اسی طرح فَعُولٌ
 کے وزن پر اسم فاعل سَبُولٌ (دیر سے قلع تعلق کرنے والی) اور اسم مفعول رَمُولٌ (دھکیا ہوا)

ماضی مضمر العین اور نیز ان حلوں سے جن کے فاعل میں معنی ثبوت کی ملحوظ
 ہوں اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت کا صیغہ "فَعِيلٌ" کے وزن پر آتا ہے (دیکھو بحث
 صفت مشبہ) اور لازم فعلوں سے اسم مفعول بالکل نہیں آتا :-

ضمیر میں نقید اور میں خود ہیں ضمیر در و در قسم کی ہیں متصل اور متصل
 مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات مکررات

هُوَ هَاهُو - هِيَ هَاهِيَ - اَنْتَ اَنْتَا اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتَا اَنْتَا اَنَا اَنَا

سَكْرًا لَا تَبْ - ذَاهِبَانِ - شَارِبَانِ - مَأْكُولَةٌ كَيْ صَيِّغٌ ؟

(۲) اَنَا عَالِمٌ - اَسْمُ مَضْمُونٌ رُونَ - هُنَّ جَالِسَاتٌ کے

معنی بیان کرو ؟

(۳) عربی میں تم جبر کرو :-

وہ عورتیں اندر آنے والیاں - تم سب مرد سننے والے - ہم مدد کئے ہوئے
 تم سب عورتیں پینے والیاں - دو مرد جاننے والے - میں مدد کیا ہوا :-

ضمیروں کا استعمال :- اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے مندرجہ بالا ضمیریں لگانے
 سے صیغہ کے معنی غائب یا مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں :-

سبق نمبر (۱۸)

صفت مشبہ کا بیان

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم سے بنایا جائے اور اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور ثبوت یعنی پائیداری کے پائے جائیں۔ جیسے جمیل وہ شخص ہے جس میں خوبصورتی بطور پائیداری کے قائم ہے۔

اہم فاعل اور صفت مشبہ میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت عائنی ہوتی ہے اور صفت مشبہ میں صفت پائدار۔ پس ضارب کوئی شخص اُس وقت کہلائے گا جبکہ ضرب کی صفت اُس سے صادر ہو اور جمیل وہ جس میں جمال کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہیں مگر کوئی قاعدہ کلیہ اُن کے واسطے مقرر نہیں۔ مادہ کے دوسرے حرکت کے بعد کبھی سی کبھی آ نہ زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شیر (جلا آدمی) و قور (صاحب ذہن) تمیاع (دیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہے اور صرف حرکات میں تغیر ہوتا ہے جیسے صعب (دشوار)

جذب (دنا پاک) صفت (خالی)۔

صفت مشبہ عام طور پر مفصلہ ذیل فعلوں سے اس طرح مشتق ہوتی ہے۔
(۱) ماضی مکسور العین سے فعل کے وزن پر بشرطیکہ اُن میں رنگ یا عیب یا علیہ کے معنی نہ پائے جائیں جیسے فرح سے فرح (دوست)۔
(۲) ماضی مضمووم العین سے فعل کے وزن پر جیسے گرم سے گرم۔
(۳) ماضی مفتوح العین سے فعل کے وزن پر جیسے حق درست کہ اصل میں حقیق تھا۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہے۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کم تر۔

(۴) جوا فعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا علیہ کے معنی رکھتے ہوں اُن سے مذکر کا صیغہ افعَل کے وزن پر اور مؤنث کا صیغہ فعلا کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ) انحر (دوسرا رنگ)۔

(کافی عورت) اَعْلٰی (مرد فرارِ چشم) عَلَیَّ (مرد فرارِ چشم) ۛ
 پہلی مثال رنگ در تسمی مثال عیب اور تسمی مثال حلیہ کی ہے ۛ
 (۵) تو صفات عارضی ہیں جیسے بھوک - پیاس یا آن کی ضد ان سے صفت
 مذکر فَعْلَان کے وزن پر آتی ہے اور صفت مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر -
 جیسے جَوْعَان (بھوکا مرد) جَوْعٰی (بھوک کی عورت) عَطْشَان (پیا سا مرد)
 عَطْشٰی (پیا سی عورت) ۛ

صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہیں اور اسم فاعل کی طرح ان کے آخر
 میں علامتیں لگائی جاتی ہیں مگر اَفْعَل کے آخر میں تنوین نہیں آتی اور نیز اس کے
 صیغہ مؤنث کا ہمزہ تشبیہ بنانے میں واو سے بدل جاتا ہے جیسے حَمْرًا
 حَمْرًا اَنَان اور مذکر و مؤنث دونوں کی جمع حَمْرٌ آئے گی ۛ
 تشبیہ :- غائب و مخاطب و مبتکم کی تعین کے واسطے جس طرح اسم فاعل
 اور اسم مفعول کے پہلے ضمیریں لگائی جاتی تھیں ویسی ہی صفت مشبہ
 کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جیسے هُوَ سَيِّدٌ - اَنْتَ اَحْمَرٌ - اَنَا جَوْعَانٌ

لِسْمِ الْاَاتِ

- (۱) سَلِمٌ اَوْ فَرِحٌ کی گروان کرو ؟
 (۲) سَرِحٌ - حَسَنٌ - حَمْرًا کیا کیا صیغے ہیں ؟
 (۳) اَنْتَ تَسْبِحُ - هُمَا سَلِمَتَانِ - اَمْحَنَ حَسَنُونَ
 کے معنی بیان کرو ؟

عربی میں ترجمہ کرو ؟

- (۱) وہ ناپاک مرد - تو ایک خوبصورت عورت -
 ہم دو بہادر آدمی - وہ سب شرخ عورتیں -
 تو بھوکا مرد - میں پیاسی عورت -

سبق نمبر (۱۹)

مبالغہ کے اوشان

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے اس کو مبالغہ کہتے ہیں جیسے ضُرَابٌ دہت مارنے والا یہ لفظ مادہ میں کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی ہی یا و یا الف کے زیادہ کرنے سے بنتا ہے اس کے اوزان بھی سماعی ہیں اور کشیدہ استعمال یہ ہیں :-

فَعْلٌ - فَعِيلٌ - فَعُولٌ - حَذَرٌ (بڑا بچنے والا) عَلِيمٌ (کوبہ جانے والا) أَكُولٌ (دہت کھانے والا)
 قَتَالٌ - قَتَالٌ - قَتِيلٌ - سَقَالٌ (بڑا خونریز گیارہ دہت بزرگ) حَبِلٌ (دہت سچا)
 مَفْعَلٌ - مَفْعَالٌ - مَفْعِيلٌ - حَبَزٌ (دہت کاٹنے والا) مَدْعَامٌ (دہت انعام دینے والا) مَنَظِيحٌ
 فُعَالٌ - فَاعُولٌ - فَعْلَةٌ (دہت عجیب) فَاوُوقٌ (دہت فرق کرنے والا) حَصْحَكَةٌ

دجس کی ہنسی کی عادت ہو) فَعُولٌ - فَعُولٌ - فَعُولٌ - قَبُولٌ (دہت قیام کرنے والا) قُدُوسٌ (دہت پاک) قُلَّةٌ (دہت اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں ہوتا مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے آخر میں تہ بڑھادیے ہیں جیسے رَجُلٌ عَلاَمَةٌ وَامْرَأَةٌ عَلاَمَةٌ (دہت زیادہ جاننے والا - خواہ مرد ہو یا عورت) +

(۲) جب فَعِيلٌ بمعنی فاعل اور فَعُولٌ بمعنی مفتول کے ہو تو اس وقت تذکیر و تانیث میں تفریق کی جاتی ہے جیسے هُوَ عَلِيمٌ - هِيَ عَلِيمَةٌ - جَمَلٌ حَمُولٌ - نَاقَةٌ حَمُولَةٌ

(۳) اہل حرفہ اندیشہ وروں کیلئے قَتَالٌ کا وزن خاص ہے جیسے خِيَاظٌ (مندی) حِجَامٌ (کچھنے لگانے والا) بَنِيَّاسٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے بَقَالٌ کہ بَقْلَةٌ سے نکلتا ہے جس کے معنی ساگ پات کے ہیں ایسا ہی جَمَالٌ (دشتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہے جس کے معنی اونٹ کے ہیں

اسم تفضیل کا بیان *

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس میں اوروں کی نسبت مضامری معنی کی زیادتی پائی جائے جیسے اللَّهُ أَكْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہے۔

مبالغہ اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ مبالغہ میں یہ زیادتی فی نفسہ ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں بمقابلہ دوسرے کے جیسے خَيْرٌ أَتَى ابْنُ مَرْيَمَ (اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور "أَضْرَبُ مِنْ زَيْدٍ" بہت مارا یا بہت زیادہ) اسم تفضیل کا مذکر أَفْعَلُ کے وزن پر اور صیغہ مؤنث فَعْلَى کے وزن پر آتا ہے اور اس کے آخر کبھی تنوین نہیں آتی۔ اور گردان اسکی یوں ہوگی *
 أَفْعَلٌ (واحد مذکر) أَفْعَلَانِ (ثنیہ مذکر) أَفْعَلُونَ (جمع مذکر) أَفَاعِلٌ (جمع مذکر)
 فَعْلَى (واحد مؤنث) فَعْلَيَانِ (ثنیہ مؤنث) فَعْلَيَاتٌ (جمع مؤنث) فَعْلٌ (جمع مؤنث)
 قَائِلٌ :- اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے جیسے "النَّصْرُ" (بہت مددگار) مگر کبھی اسم مفعول کے واسطے بھی آ جاتا ہے جیسے أَشْهَرُ رَجُلٍ سَہْمٍ۔
 أَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) *

فتیلیہ :- الوان اور عیوب سے اسم تفضیل نہیں آتا۔ پس أَسْوَدُ (سیاہ رنگ) أَعْوَرُ (دکانا) اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔
 سَوَاءُ الْكَلَامِ :- (۱) ضَرْبُ - نَمِخْ - فَرْبُ سے اسم تفضیل کی گردان کرو :- (۲) عَلِيمٌ اور فَتِيلٌ کیا صیغے ہیں اور ان کے متذکر و مؤنث میں کس طرح متبہ کی جاتی ہے ؟

(۳) أَكْبَرُ اور أَجْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغہ مؤنث کس وزن پر آئے گا ؟ (۴) عربی میں تہرہ جسم کرو ؟

وہ مرد بہت مددگار - زید سے زیادہ مارنے والا ایک مرد - میں (مرد) بہت تہرہ دیکھ - تم (مرد) بہت دور - وہ سب بزرگ عورتیں *

سید محمد (۲۰)

اسم الكتاب بيان

اسم الہی: وہ اسم مشتق ہے کہ جو اس چیز کو بتلائے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے میں سکسور بڑھانے سے بنتا ہے اور اس کے تین وزن ہیں جن میں مذکور ہوتی تھیں۔

(۱) مَفْعَلٌ جِسْمٌ مَحْبُوطٌ دِیے کا ذریعہ یعنی سونے
(۲) مَفْعَلَةٌ جِسْمٌ مَرْوُوحَةٌ (ہوا دینے کا ذریعہ یعنی شمشیر)
(۳) مَفْعَالٌ سے مَفْنَحٌ (کھینچنے کا ذریعہ یعنی جالی)

اسم طرف کا بیان

اسم ظرف :- وہ اسم مشتق ہے جو اس زمان پر یا مکان پر دلالت کرے جس پر کام واقع ہو۔ یہ اسم مادہ کے پہلے قلم مفتوح بڑھانے سے بنتا ہے جیسے مَضْرِبٌ دَہ وقت یا جگہ جس میں ضرب واقع ہو اس کے دو وزن ہیں مَفْعَلٌ دَفِخَ عَلین اور مَفْعُولٌ دَکَسَ عَلین اگر دان یوں آتی ہے۔ مَفْعَلٌ۔ مَفْعَلَان۔ مَفَاعِلُ راجع کا وزن اسم آلہ اور اسم ظرف میں مشترک ہے) *

علین کلمے کی حرکات اسم ظرف مضارع مفتوح العین اور مضموم الجین سے
بفتح علین آتا ہے اور مضارع مکسور العین سے بکسر علین۔ صرف بارہ لفظ
مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس مکسور العین آئے ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

(۱) مُنْبَسِكُ (فربان گاہ) (۲) حُجْرَتُ (دند بسترال رکبیلہ) (۳) مَدَنَتُ (راکھنے کی جگہ) (۴) مُطْلَعُ (جائے طلوع آفتاب) (۵) مُشْرِقُ (آفتاب نکلنے کی جگہ) (۶) مُغْرِبُ (آفتاب غروب ہونے کی جگہ) (۷) مُفْرِقُ (مانگ) (۸) مُفِطُّ (دگنے کی جگہ) (۹) مُسْكِنُ (رہنے کی جگہ) +

(۷) مُفَرَّقٌ (مانگ) (۸) مُسْقِطٌ (گینے کی جگہ) (۹) مُسْكِنٌ (رہنے کی جگہ) +

وزن کی بحث | تسبیح زبان سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ کوئی اسم یا فعل تین حرف سے کم نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی اسم سات حرف سے اور نہ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ آتا ہے اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ہوں گے۔ صرفیوں نے ان کلمات کے اصلی اور زائد کی شناخت کیواسطے قاعدہ وزن ایجاد کیا ہے اور ت۔ ع۔ ل۔ کو اس کی میزان قرار دیا ہے جس طرح چیزوں کی کمی بیشی اور برابری کا حال ترازو سے ظاہر ہوتا ہے اسی طرح کلمات کے حرفوں کو ت۔ ع۔ ل۔ کے ساتھ مقابل کر کے ان کی اصلیت و زیادت منکشف ہو جاتی ہے۔ میزان کو وزن بھی کہتے ہیں اور جس کلمے کے حرفوں کا وزن سے مقابلہ کیا جائے اس کو سوزوں، اس وزن کی تین صورتیں ہیں :-

(۱) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ (یہ وزن ثلاثی مجرد کا ہے)
 (۲) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ (۲) (یہ وزن رباعی مجرد کا ہے)
 (۳) فَعْلٌ یعنی ت۔ ع۔ ل۔ اور (۳) (یہ وزن خماسی مجرد کا ہے)
 ان اوزان کے ذریعہ سے کسی کلمہ کا ثلاثی، رباعی یا خماسی اور مجرد یا مرکب ہونا اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ سوزوں کے حرفوں کا مقابلہ وزن کے حرفوں کے ترتیب وار کیا جائے اور حرکات و سکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جائے حرف اصلی کو ت۔ ع۔ ل۔ سے تعبیر کریں اور جو زیادتی ہو اُس کو وزن میں بعینہ لائیں تو جو حرف ت۔ ع۔ ل۔ کے مقابل ہو وہ اصلی ہوگا اور جو اس کے سوا ہو وہ زائد دیکھو :- ذَمٌّ (فَعْلٌ) نَعْدَبُ (فَعْلٌ) سَفَرٌ (فَعْلٌ) جَرَدٌ (فَعْلٌ) کہلاتیں گے کہ سوزوں میں سب حرف اصلی ہیں :-
 زَمَانٌ (فَعْلٌ) قَبِذْتُ (فَعْلٌ) عَصْرٌ (فَعْلٌ) فَعْلُوْا (فَعْلُوْا) مزید کہلاتیں گے کہ سوزوں میں حرف زائد بھی ہیں :-

۱۔ بعض اسم یا فعل جو بظاہر دو حرفی یا ایک حرفی معلوم ہوتے ہیں دراصل وہ بھی سہ حرفی ہیں۔ کثرت استعمال سے ان کی یہ صورت ہو گئی ہے جیسے اَبٌ (باب) اَخٌ (بجائی) کہ اصل میں اَبُو۔ اَخُو۔ کھتے اور کُل (کھا) بی (بچا) کہ اصل میں اَوکُلٌ اور اَو بی کھتے حذف سے یہ شکل رہ گئی :-

اور ان فعل [اَفْعَلَ تَلَا نَی] (سہ جہنی) کے تین وزن ہیں فَعَلَ - فَعُلَ - فَعَلَّ۔
 تینوں فعل ماضی ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے مضارع کے بھی تین وزن ہیں
 یَفْعَلُ - یَفْعُلُ - یَفْعَلُّ۔ مگر کسی جگہ ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی
 متفق ہوتی ہیں اور کسی جگہ مختلف۔ صرفیوں نے ہر ماضی کیلئے مضارع
 چند وزن دریافت کئے ہیں۔ چنانچہ

(۱) یَفْعَلُ جیسے ضَرَبَ - لَضَرَ
 ماضی فَعَلَ کے تین مضارع (۲) یَفْعُلُ جیسے نَصَرَ - نَعَصَرَ
 (۳) یَفْعَلُّ جیسے مَنَعَ - مَنَعَلُّ
 ماضی فَعَلَ کے دو مضارع ہیں (۱) یَفْعَلُّ جیسے عَلِمَ - یَعْلَمُ
 (۲) یَفْعُلُ جیسے حَسِبَ - یَحْسِبُ
 ماضی فَعَلَ کا صرف ایک مضارع ہے مَفْعُلُ جیسے کَرَّمَ - دَكَّمَ

جب ماضی اور مضارع کا عینہ واحد کر فاعل حسب تفصیل بالا
 ملا کر بولا جائے تو اس مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔ ان دونوں کے اختلاف حرکت
 کے باعث تو باب آٹھ چاہئیں تھے مگر مستعمل صرف چھ ہیں :-

(۱) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین (تینوں باب فَعَلَ
 (۲) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مفتوح العین مضارع مفتوح العین (کہ ان کے تثنی اور
 (۳) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین (کے تکرار کی حرکات
 (۴) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین (دو تینوں باب فَعَلَ
 (۵) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین (کہ ان کے ماضی اور مضارع
 (۶) فَعَلَ یَفْعَلُ۔ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین (کے آٹھ کی حرکات متفق ہیں)

امثلہ مشقیہ مفصلہ ذیل مصدر میں سے ہر باب کی صرف صغیر کر دو :-

(۱) مضارع در باب { الْقَرَّبَ } (مارنا) اَلْقَرَّبَ (دہونا) اَلْغَلَبَ (غلبہ کرنا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلظَلَمَ (ستم کرنا) اَلْكَذَّبَ (جھوٹ بولنا)

(۲) مضارع در باب { اَلتَّصَّرَّ (رد کرنا) اَلطَّلَبَ (دھونڈنا) اَلْقَتَلَ (مارنا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلدَّخَلَ (داند آنا) اَلْفَسَادَ (تباہ کرنا)

(۳) مضارع در باب { اَلسَمِعَ (سننا) اَلْعَلِمَ (جاننا) اَلْفَهَمَ (سمجھنا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلتَّجَبَّلَ (دہ جاننا) اَلشَّهَادَةَ (گواہی دینا)

اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فاعل کے وزن پر آتا ہے ۔ جیسے

سَامِعٌ . عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعل کا وزن

نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِيلٌ آتا ہے جیسے سَمِيعٌ . عَالِمٌ

(۴) مضارع در باب { اَلنَفَعَ (فوکھونا) اَلخَرَجَ (خرج کرنا) اَلرَّكِبَ (رکھنا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلنَمَعَ (روکنا) اَلطَبَعَ (رنگ کرنا) +

(۵) مضارع در باب { اَلكَلَّمَ (والکلامہ) اَللَّطَفَ (لطافت رکھنا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اَلقَرَّبَ (نزدیک ہونا) اَلبَعُدَ (دور ہونا) اَلكَثَرَةَ

بہت ہونا = اس باب اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے

جیسے كَرِيمٌ اور یہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے +

(۶) مضارع در باب { اَلحَسِبَ (دگمان کرنا) اَلنعمَ (خوش عیش ہونا)

فَعَلَ يَفْعُلُ { اس باب کے چند مضارع آئے ہیں جن میں سے صحیح کے صرف

دو ہیں ۔ قابل ۱ - الجواب مندرجہ بالا کے سوا در باب ثلانی سے اور آئے ہیں +

(۱) فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی کسور العین مضارع مضموم العین جیسے فَعَّلَ يَفْعُلُ (۱) اَلْقَتَلَ

زیادہ ہونا (۲) فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی مضموم العین مضارع مفتوح العین ۔ جیسے

كَادَ يَكْدُو (دنگو) وَ اَلْكَبِدُ (دودھ) (نزدیک تر ہونا) +

مگر اکثر صرفیوں کی رائے ہے کہ یہ دونوں کوئی مستقل باب نہیں بلکہ

پہلا باب تداخل لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعَ يَسْمَعُ سے +

تداخل کے یہ معنی ہیں کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے فَعَّلَ يَفْعُلُ عربی میں

سینچ کتبہ (۳۱)

الو اب ثلاثی مزید فیہ | فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جو ثلاثی مجرد کی مانند ہیں
کے ابتدا یا واسط میں ایک یا دو یا تین حرف مقررہ بڑھانے سے بنتے ہیں
اور تین حصوں میں منقسم ہیں :-

(۱) وہ ابو اب جو ایک حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ تین ہیں :-
۱۔ اَفْعَل۔ ۲۔ اَفْعَلَ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔ پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے جیسے کَرَم سے اَکْرَم۔
۴۔ اَفْعَل۔ ۵۔ اَفْعَلْ۔ ۶۔ اَفْعَلْ۔ کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے فَحْر سے ضَرْف۔
۷۔ اَفْعَلْ۔ ۸۔ اَفْعَلْ۔ ۹۔ اَفْعَلْ۔ کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِل۔

(۲) وہ ابو اب جو دو حرف زائد کے بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ پانچ ہیں :-
۱۔ تَفَعَّل۔ ۲۔ تَفَعَّلْ۔ ۳۔ تَفَعَّلْ۔ ۴۔ تَفَعَّلْ۔ ۵۔ تَفَعَّلْ۔ اول میں ت لانے اور عین کلمہ کو مشدّد کرنے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِل۔
۶۔ تَفَعَّلْ۔ ۷۔ تَفَعَّلْ۔ ۸۔ تَفَعَّلْ۔ ۹۔ تَفَعَّلْ۔ اول میں ت اور ت کے بعد الف لانے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِل۔
۱۰۔ تَفَعَّلْ۔ ۱۱۔ تَفَعَّلْ۔ ۱۲۔ تَفَعَّلْ۔ اول میں ت اور ت کے بعد الف لانے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِل۔
۱۳۔ تَفَعَّلْ۔ ۱۴۔ تَفَعَّلْ۔ ۱۵۔ تَفَعَّلْ۔ اول میں ت اور ت کے بعد الف لانے سے جیسے قَتَلَ سے قَاتِل۔

(۳) وہ ابو اب جن میں تین حرف بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ چار ہیں :-
۱۔ اَفْعَلْ۔ ۲۔ اَفْعَلْ۔ ۳۔ اَفْعَلْ۔ ۴۔ اَفْعَلْ۔ اول میں ہمزہ اور عین کلمے کے بعد الف بڑھانے اور لام مشدّد
کرنے سے جیسے رَہْم سے اَرْہَم۔

۵۔ اَفْعَلْ۔ ۶۔ اَفْعَلْ۔ ۷۔ اَفْعَلْ۔ ۸۔ اَفْعَلْ۔ اول میں ہمزہ دس و ت کے لانے سے جیسے نَصْر سے اَنْصَر۔
۹۔ اَفْعَلْ۔ ۱۰۔ اَفْعَلْ۔ ۱۱۔ اَفْعَلْ۔ اول میں ہمزہ اور عین کے بعد واو اور عین لانے سے جیسے
خَش سے اَخْشَوْش۔
۱۲۔ اَفْعَلْ۔ ۱۳۔ اَفْعَلْ۔ ۱۴۔ اَفْعَلْ۔ اول میں ہمزہ لانے اور عین کے بعد واو مشدّد بڑھانے سے
جیسے جَلَد سے اَجْلَوْد۔

ان بارہ بابوں سے پہلے پانچ باب بے ہمزہ وصل کہلاتے ہیں۔ اول
پچھلے سات باب ہمزہ وصل۔ باب افعال کے پہلے جو ہمزہ ہے وہ قطعی کہلاتا ہے۔

تَمَّامٌ تَقْفُلُ اور تَقْفُلُ کا حذف | جیسا تَمَّامٌ تَقْفُلُ اور تَقْفُلُ دُرَّتِ مَضَارِعِ دَاخِلِ

مُحَوَّلِ غَائِبِ کی داخل ہو تو مضارع معروف میں سے ایک ت کا تخفیفاً حذف کرنا درست ہے۔ جیسے تَنْزِلُ الْمَلَكَةِ کہ اصل میں تَنْزَلُ تھا +

حركات متنی مجہول | جملہ ابواب کے ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور اور باقی متحرک

حروف مضموم ہوتے ہیں جیسے اُجْتُبُ اور ضَمَمہ کے بعد الت واقع ہوتا ہے دوسرے بدل جاتا ہے جیسے قَابِلٌ سے قَوِلٌ +

حركات مضارع مجہول | تمام بابوں کے مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح

اور علامت مضارع مضموم ہوگی اور باقی حركات بدستور قائم رہیں گے۔ جیسے

حركات اسم فاعل واسم مفعول | اسم فاعل اور اسم مفعول دونوں میں علامت

مضارع کی جگہ میم مضموم اور آخر میں تنوین آتی ہے۔ مگر ماقبل آخر اسم فاعل کا

مکسور اور ماقبل آخر اسم مفعول کا مفتوح ہے جیسے تَجْتَنَّبُ (اسم فاعل) اور تَجْتَنَّبُ (اسم مفعول) +

اسم ظرف واسم آلہ واسم تفضیل | اسم ظرف اسم مفعول کے اوزان پر آتا ہے مگر

اسم آلہ اور اسم تفضیل ان ابواب سے نہیں آتے اگر اسم آلہ کے معنی ادا کرنے منظور

ہوں تو لفظ نَابِہ کو مصدر پر بڑھائیں جیسے نَابِہ الْأَجْتِنَابِ (پرہیز کرنے کا ذریعہ)

اگر اسم تفضیل کے معنی ادا کرتے ہوں تو لفظ أَشَدُّ یا أَكْبَرُ یا ان کی مثل مصدر پر زیادہ

کریں جیسے أَشَدُّ تَشَكُّبًا (بہت ہی بڑا عذاب دینے والا) اَسْرَعُ رَيْبَتًا

(بہت ہی جلد بڑک اٹھنے والا) +

ثلاثی مجرد کے جن بابوں سے کُؤن اور عیب کے معنی کے باعث اسم

تفضیل نہیں آتا ان سے بھی اسی طرح ادا کرتے ہیں جیسے أَشَدُّ حُمْرًا (بہت

ہی سرخ رنگ) أَشَدُّ ضَمًّا (بہت ہی بہرا)

اب ہر ایک باب کی صرف صغیر نقشہ منسلکہ صفحہ ۴۳، ۴۴ میں درج

کی جاتی ہے اس کی گردان کر جاؤ +

[illegible]

سید محمد علی طالقانی

[illegible]

شناخت البواب (۱) البواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اس باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیئے مثلاً میگزرم باب افعال سے اور کینا رب باب باب مفاعلہ سے ہے *

(۲) باب افعال اور افعال کے پہچانتے میں کبھی خفیف سا مخالط ہو جاتا ہے پس یاد رکھنا چاہیئے اگر تفسیر حرف سے ہو تو باب افعال ہے اور اگر دوسرے حرف سے ہو تو باب افعال ہے *

(۳) افعال - افعال - افعال یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہے تو افعال ہے جیسے اور ہیماں اور اگر عین کلمہ مکرر ہے تو افعال جیسے افعال - اگر چار حرف اصلی اور لام کلمہ کے بعد تین زائد ہے تو افعال جیسے آخر ختام۔ مگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہے تو افعال جیسے افعال *

مصادر غیر ثلاثی ثلاثی مزید فیہ اور البواب رباعی کے بعض مصادر ان اوزان پر بھی آتے ہیں۔

(۱) باب افعال کا مصدر اکثر تفعیل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے تفعیل (ذکالنا) اور یہ وزن البواب ناقص سے خصوصیت کی بنا پر آتا ہے۔ کبھی کبھی فعال - فعال - فعال کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے کلام و بولنا کذاب - کذاب (محض لانا) تکرار (دوہرانا) *

(۲) باب مفاعلہ کا مصدر بیشتر فعال کے وزن پر آتا ہے جیسے قتال و قتال کبھی فاعل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے قتال بمعنی قتال *

(۳) باب فاعلہ کا مصدر فعال کے وزن پر آتا ہے جیسے زوال بمعنی زوالہ کبھی فاعل کے وزن پر بھی آ جاتا ہے جیسے قنقری - (پھیلے پادوں جیٹا) *

(۴) باب افعال کا مصدر کبھی فاعلہ کے وزن پر آتا ہے جیسے قنقری - (پھیلے پادوں جیٹا) قنقری - (پھیلے پادوں جیٹا) *

سبق نمبر (۲۷)

ملحق بر بائی کا بیان | ملحق بر بائی کے معنی یہ ہیں کہ تلافی مجرد میں کوئی حرف اس
عزض سے زیادہ کیا جائے کہ وہ لفظ بر بائی کا ہم وزن بن جائے اُس کو تلافی مزید
ملحق بر بائی کہتے ہیں اور الحاق دو کلموں کے باہم شامل کرنے کا نام ہے مگر شرط یہ
ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر یا ہم مطابق ہو۔ پس اگر تم میگو کہ اگرچہ لفظ ہرج و مرج
بہ جرج کے وزن پر آتا ہے۔ مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے اس واسطے
اگر تم کو ملحق بر بائی نہیں کہیں گے۔

ابواب ملحق بر بائی | ملحق بر بائی کے سولہ باب ہیں۔ یہ ملحق بہ و خرج اور
ملحق بہ و جرج اور ۲ ملحق بہ اس کے مجموعہ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہیں:-

- | | |
|--|---|
| (۱) فَعَلَّهٗ جیسے جَلَبَّہٗ (جاد اور ہانا) (۲) فَعَلَّهٗ جیسے خَبَّلَّہٗ رہے آتین کرتے پہنا (۳) قَوَّلَہٗ جیسے جَوَّرَہٗ (جواب پہنا) (۴) فَعَلَّہٗ جیسے قَلَّسَہٗ (ٹوپی پہنا) | } |
| (۵) فَعَلَّہٗ جیسے شَرَّفَہٗ (کھنٹی کے بڑھے ہوئے یوں کا کٹنا) (۶) قَوَّلَہٗ جیسے سَرَّوَلَہٗ (رازی پہنا) (۷) فَعَلَّہٗ جیسے قَلَّسَہٗ (ٹوپی پہنا) | |
| (۸) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَجَلَّبَّہٗ (جاد اور ہانا) (۹) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَخَبَّلَہٗ رہے آتین کرتے پہنا (۱۰) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَجَوَّرَہٗ (جواب پہنا) (۱۱) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَقَلَّسَہٗ (ٹوپی پہنا) | } |
| (۱۲) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَسَرَّوَلَہٗ (کھیتی کے بڑھے ہوئے یوں کا کٹنا) (۱۳) تَفَعَّلَہٗ جیسے تَقَلَّسَہٗ (ٹوپی پہنا) | |
| (۱۴) اِنْفَعَلَہٗ جیسے اِنْعَمَّاس (بہت کھڑا ہونا) | } |
| (۱۵) اِنْفَعَلَہٗ جیسے اِسْتَفْعَلَہٗ (دُجھت سونا) | |

لے الحاق اسم میں بھی ہوتا ہے۔ اسم ملحق کے یہ معنی ہیں کہ تلافی کو ایک حرف کی ربادتی سے رباعی
کا ہم وزن یا رباعی کو ایک حرف کی ربادتی سے خماسی کا ہم وزن بنائیں جیسے گوگٹ کہ ملحق ہے
جَعْفَر سے اور عَقْل کہ ملحق ہے سَفَر سے +

سوالات

الف (۱) فعل کا مجرد یا مزید فیہ ہونا کس طرح معلوم ہو سکتا ہے ؟
 (۲) باب کسے کہتے ہیں۔ مجرد سے مزید فیہ کے بنانے کا کیا طریق ہے ؟
 (۳) ہمزہ وصلی اور قطعی کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے ؟
 (۴) اشتظام اور انقسام کس کس بات کے مصدر ہیں اور ان میں باہم تمیز کرنے کا کیا قاعدہ ہے ؟

دھ (۵) باب تفعیل کے مصادر کن اور ان پر آتے ہیں اور ناقص کیسا گونا گونا وزن خاص ہے ؟

۶) ملحق رباعی کسے کہتے ہیں اور الحاق کی کیا شرط ہے ؟

ب - (۱) تَقَاتُلٌ اور تَقَاتِلٌ میں کیا فرق ہے اور یہ دیکھنے کس کس باب سے ہیں ؟

(۲) اجْتَنَبَ اور جَلَبَ اصل میں کیا تھے اور موجودہ صورت اختیار کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

ج - (۱) ضَرْبٌ سے باب مفاعلہ کی نفی جَدَّ نَمٌ اور نَظَرٌ سے باب انتعال کے مضارع کی گردان بائون تشکیلہ کرو ؟ (۲) باب تفعیل سے اسم ظرف اور باب استفعال اسم تفعیل بنانے

د - فقرات ذیل میں مزید فیہ کے جو افعال واقع ہوتے ہیں ان کو بیان کرو ؟

(۱) لَا تُبْطِلُوا صِدْقَكُمْ يَا اٰمِنِيْنَ وَالْاَذَى (احسان اور انداز کے ساتھ ایسی حیرت کا جواب مت کہو)

(۲) اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ (جس وقت تم گھر میں داخل ہو تو یک دوسرے کو سلام کرو)

(۳) اِنْ عَاثَبْتُمْ فَعَاثِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْفِیْتُمْ بِہِ (اگر تم سختی کرو دوسری ہی کر دجی تمہارے ساتھ کی گئی ہے)

(۴) نَفْسُ حُوَ اِنِی الدَّجَالِیْسِ (مجلسوں میں کھل کر بیٹھو)

(۵) وَلَا تَتَّخِذُوا بِالْاَلْقَابِ (ایک دوسرے کو بُرے لقبوں سے متاثر نہ ہو)

(۶) اِجْتَنِبُوا کِبَرَ الظَّنِّ (گمان سے بہت بچا کرو)

(۷) وَ سَيَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَنْیَ مُنْقَلَبٍ یُّنْقَلِبُوْنَ (ادبجو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ جلد معلوم کر لیں گے کہ کس جگہ پھر جائیں گے)۔

(۸) وَلَا تَمْنُنْ تَسْکُنْ (زیادہ بے کسی پر احسان مت کر)

(۹) اَلَا یَذٰکِرُ اللّٰہُ لَظْمِیْرُکُمْ اَلْفُلُوْبُ (دیکھو ان شریکیاں سے دل آرام پاتے ہیں)

(۱۰) لَسْتُ عَلٰیہُمْ بِمُصِیْطِرٍ (نواں بردار دہ نہیں)

سبق نمبر (۲۸)

ہفت اقسام کا بیان

عربی کے بعض کلمات میں کبھی حرف عِلّت ہوتا ہے اور کبھی ہمزہ اور کبھی ایک جنس کے دو حرف اور کبھی ان تینوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا۔ پس صرفیوں نے اس اعتبار سے اسماء و افعال کی ایک اولہ تقسیم کی ہے مثلاً جس کلمے میں حرف عِلّت ہو اس کو "مُتَعَلِّلٌ" اور جس میں ہمزہ ہو اس کو "مُہْمَزٌ" اور جس میں دو حرف ہم جنس ہوں اس کو "مُضَاعَفٌ" کہتے ہیں اور جس میں ان میں سے کوئی حرف نہ ہو اس کو "صَحیحٌ" کہتے ہیں۔

حرف عِلّت کا بیان | حرف عِلّت تین ہیں (دَوَّ - اَلَف - ی) اور حرکات

ثلاثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں یعنی ضمر کی درازی سے دَوَّ فتح کی درازی سے اَلَف کسرہ کی درازی سے ی اسی واسطے صرفی دَوَّ کو اُخْتِصَتْ ضمرہ اَلَف کو اُخْتِصَتْ فتح ی کو اُخْتِصَتْ کسرہ کہتے ہیں۔

حرف عِلّت کی وجہ تسمیہ | ان حرفوں کو حرف عِلّت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عِلّت کی

معنی بیماری کے ہیں اور عرب کے مرصعوں کی زبان سے بیماری کے وقت دَوَّی کا لفظ نکلتا ہے جو دَوَّ - اَلَف - ی کا مجموعہ ہے۔

حرف عِلّت جب ساکن ہوں اور حرکت ماقبل ان کے موافق ہوتو

مَدَّة کہلاتے ہیں اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو رِیْث

مَدَّة کہنے کی یہ وجہ ہے کہ مد کے معنی دراز کرنے کے ہیں اور یہ حرف

درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہیں۔

رِیْث اس واسطے کہ رِیْث کے معنی نرمی اور ضعف کے ہیں اور یہ

مثل سانس کے نرم ہوتے ہیں اور حرکت ثقیل کسرہ ضمہ کی برداشت

نہیں کر سکتے خصوصاً اَلَف اس قدر کمزور ہے کہ اس پر کوئی حرکت آہی

نہیں سکتی۔ دَوَّ - ی صرف فتح کے متحمل ہو سکتے ہیں کہ خفیف ترین

حرکات ہے۔

(۱) صحیح - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ و حرف علت اور دو حرف
 ہم جنس نہ ہوں جیسے فَرَبٌ و بَشَرٌ - رَجُلٌ و جَعْفَرٌ +
 (۲) چھوڑ - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں ہمزہ ہو۔ کلمہ کی جگہ ہمزہ
 پر تو ہمزہ الفار کھلائے گا جیسے اَمْرٌ - اِبْلٌ کلمہ کی جگہ ہو تو ہمزہ الیہ
 جیسے سَأَلَ - رَأَى + ل کی جگہ ہو تو ہمزہ اللام جیسے قَرَأَ - جَرَدَ
 (۳) مفصل - وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں حرف علت ہو اس کی تین

قسمیں ہیں +
 ۱۔ مفصل الفار جہاں کلمہ خود علت ہو جیسے وَقَدَرٌ - اسکو مثال کہتے ہیں
 ۲۔ مفصل الیہ - جس کا کلمہ حرف علت ہو تیسرے - خَالٌ - بَيْتٌ اس کو اجود کہتے ہیں
 ۳۔ مفصل اللام جس کا لام کلمہ حرف علت ہو جیسے رَحْمَتِي - سَكُونًا قص کہتے ہیں
 اگر کلمہ میں دو حرف علت ہوں تو اس کو مشتمل بدو حرفت اور لقیہ کہتے ہیں
 اور اس کی دو شکلیں ہیں :-

- ۱۔ لقیہ مشرفی - جس میں دو حرف علت سے مشفقہ مل ہوں جیسے وَبَى - وَحَى +
 - ۲۔ لقیہ مقروبان - جہاں دو حرفت علت مفصل ہو جیسے نَوْنِي - يَوْمٌ +
 - ۳۔ مضاعف - وہ کلمہ ہے جس میں دو حرفت ایک جنس کے ہوں اگرچہ ان اور لام
 ظہر ایک ہی جنس کے ہوں تو مضاعف ثلاثی کہلائے گا جیسے تَد و سَعِيدٌ
 اُكْرَفَتْ و لَامِ اِدَل اور فِعْلَانِ و لَامِ نَانِ ایک جنس کے ہوں تو مضاعف
 رباعی جیسے تَد و اِيْمٌ +
- اس فہم کے موافق تو گیارہ قسمیں ہوتی ہیں مگر ہم نے ان سے اب کو
 سات قسموں میں مختصر کیا ہے جنہیں مفت اقسام کہتے ہیں +

لشہ

صحیح است و مشال است و مضاعف
 لقیہ ناقص و ہمزہ واجود

سبق نمبر (۲۹)

تصرفات لفظ کا بیان

حروف علت اور ہمزه اور ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ میں واقع ہوتا ہے اس کے دو درگاہ کے آٹھ قاعدے مقرر ہیں :-

(۱) ایسا کہ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ یہ ثقل ہو جیسے یقول کہ اصل میں یقول تھا خواہ باسقاط جیسے یذو کہ اصل میں یذو تھا +

(۲) متحرکات دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت دینا جیسے قل الحق کہ اصل میں قل الحق تھا +

(۳) حرکت حرف یا حرکت کا گرا دینا جیسے یعد کہ اصل میں یوعد تھا +

(۴) زبایدات دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا جیسے انت کہ اصل میں انت تھا +

(۵) ایک ال حرف کی حرکت کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے قال کہ اصل میں قول تھا یا تنق کہ اصل میں شقوق تھا پہلے میں واو کو الف سے اور دوسرے میں ضمہ کو کسرہ سے بدلا واو بعد کسرہ کے ق ہو گئی -

۱۔ حرف حذف گمارہ ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے ھو جفی یخا یستیز +

۲۔ حرف زبایدات یا زائد دس ہیں جن کا مجموعہ سألہم یبہا یا ھویت الیمان +

۳۔ الف اور ہمزه میں بغرض ہے کہ الف ہمہ ساکن لے صطلہ رال کے ہوتا ہے جسے ما و لا اور ہمزه وہ جو متحرک ہو ما ساکن دقت سے بڑھا جائے جیسے امر و سر اس حروف علی کی نسبت ہمہ میں تعالت زیادہ ہے۔ باوجود اس تعالت کے حرکات موتہ کا نہیں ہو سکتا ہے +

۴۔ حرف ابدال گیارہ ہیں جن کا مجموعہ ہے - اجدل من و طہنا +

(۶) ادغام۔ دو ہم جنس حروفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مد کہ اصل میں مذ نکٹا +

(۷) قلب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم مؤخر کرنا جیسے آریس کہ اصل میں یس آریس نکٹا +

(۸) یکن یکین یا (تسہیل) ہمزہ کو درمیان مخرج ہمزہ اور اس حرف علت کے پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزہ کے ہو قسم اول کو یکن یکن قریب کہتے ہیں اور قسم ثانی کو یکن یکن بعید جیسے مشہر و ن پس اگر ہمزہ کو درمیان ہمزہ اور واو کے پڑھیں تو یکن یکن قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور ی کے پڑھیں تو یکن یکن بعید +

قائداً کہ بہ ہفت اقسام میں جو تصرف مقبل میں ہوتا ہے اس کو ابدال اور تعلیل کہتے ہیں۔ اور جو هموز میں ہو اس کو تخفیف اور جو مضاعف میں ہو اس کو ادغام +

اکثر ایک قسم میں صرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ هموز میں... ابدال۔ حذف۔ زیادت۔ تسہیل۔ چار قاعدے + ابدال میں ابدال۔ حذف۔ اسکان تین قاعدے + اور تین ہی ادغام میں۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔ ان میں کشیدہ استعمال صورتوں کا بیان اپنے اپنے موقع پر درج ہوگا +

۱۔ حروف ادغام تیرہ ہیں ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ س۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ط۔ ظ۔ ی۔
۲۔ حروف حذف وہ جگہ ہے جہاں سے حرف کی آواز نکلے۔ مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی لغت ہیں۔
(۱) حروف حلیہ۔ جن کا مخرج حل ہے یعنی ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق۔ ک۔
(۲) حروف شفویہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ ف۔ و۔ ا۔ م۔
(۳) حروف لہویہ۔ جن کا مخرج مالوہ ہے یعنی ج۔ ق۔ ل۔ ی۔
(۴) حروف سنیہ۔ جن کا مخرج دانت کی حرکت ہے یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ط۔ ظ۔
ل۔ ن +

(۵) حروف اسلیہ۔ جن کا مخرج زبان کی حرکت ہے یعنی ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔

سبق نمبر (۳۱)

مزید فیہ کے ابواب | باب افعال اور استفعال کے مصدر کا قلم اگر دائر ہو جاتا ہے (ق ۳) جیسے اَوْقَدَ - اِلْقَادُ وَاِسْتَوْقَدَ - اِسْتِيقَادُ - قَاعِل کا نمبر (۳۵) کو مد نظر رکھ کر ابواب ذیل کی گردان کر و :-

باب افعال :- اَوْقَدَ - اِلْقَادُ - اِسْتَوْقَدَ - اَوْقَدَ - لَا تَوْقَدُ
باب استفعال :- اِسْتَوْقَدَ - اِسْتِيقَادُ - اِسْتِيقَادُ - اِسْتِيقَادُ - لَا تَسْتِيقَدُ
باب افتعال :- اِنْتَقَدَ - اِنْتِيقَدُ - اِنْتِيقَادُ - اِنْتِيقَدُ - لَا تَنْتِيقَدُ
مثال یابی میں کہا جائیگا۔ اَلْبَسَ الْبُيُوتَ الْبِیَارَ اِسْتِيقَادُ یَسْتِيقِطُ

اِسْتِيقَادُ ظاہر
تکمیل قواعد مندرجہ سابقہ کے علاوہ یہ قواعد اور بھی یاد رکھنے کے

لاکن ہیں :-
(۶) جو دَاوَتْ کلمہ یا عین کلمہ میں مضموم ہو۔ اس کا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَجَوَدَ - اَدْوَدَ کہ اصل میں دَجْوَةٌ - اَدْوَرٌ تھا۔
بعض صرفی داؤد کسور کو بھی جو ت کلمہ میں واقع ہو ہمزہ سے بدل لیتے ہیں جیسے اِشَارَحَ - اِسَادَةٌ کہ اصل میں اِشَارَحٌ - وِسَادَةٌ تھا۔
اور داؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَخَذَ - اَنَاءٌ کہ اصل میں اَخَذَ - وُنَاءٌ تھا۔

(۷) اگر دو داؤ اول کلمہ میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلا داؤ وجوباً ہمزہ ہو جاتا ہے جیسے اَفْصَلٌ - اَدْوِیْلٌ کہ اصل میں فَاَصْلٌ وَاَدْوِیْلٌ تھا۔ پہلا جمع وَاَصِلَةٌ اور دوسرا تصغیر وَاَصِلٌ کی ہے۔
اگر دوسرا داؤ ساکن ہو تو پہلے کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اَوْرِیْ کہ اصل میں اَوْرِیْ تھا اور اَوْرِیْ میں کہ اصل میں اَوْرِیْ تھا۔ اول کی موافقت کے لحاظ سے واؤ وجوباً ہمزہ ہوا۔

سوالات

- الف - (۱) يَهْبُكَ کا عین کلمہ مفتوح ہے۔ واؤ کس طرح ہفت ہوا ؟
 (۲) مَبِينَانُ کیا کلمہ ہے تھی اس میں کہاں سے آئی ہے ؟
 (۳) عِلَّةٌ کیا کلمہ ہے اور اس کی ت کیسی ہے ؟
 (۴) يُوْجِدُ کا عین کلمہ مکسور ہے تو کیوں نہیں گرا ؟
 (۵) تھی ساکن ماقبل مضنوم کا صتمہ کہاں قائم رہتا ہے اور کہاں کسرہ سے بدل جاتا ہے ؟

(۶) جب اسم ظرف البواب صیغہ اور مثال سے مشتق ہو تو اس کے عین کلمہ کی حرکت میں کیا اختلاف ہوتا ہے ؟

- ب - (۱) اَوَّلِي اصل میں کیا تھا اور تبدیلی کس اصول پر ہوئی ؟
 (۲) اِخْتَنَہ اور اِشْتَرٰہ کی اصل کیا ہے اور موجودہ صورت کیونکر بنی ؟
 ج - (۱) وَعَدَہ سے باب افتعال کا اسم فاعل اور امر کیا ہوگا ؟
 (۲) وَصَلَہ سے باب افتعال کی نفی تَجِدُ تَلْمَہ اور وجب سے باب استفعال کی نفی غائب کیا آئیگی ؟

- د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ معقل الفارسیوں انکو بیان کرے
 (۱) وَلَا تَرَوْا زُرَّاءَ وَتَرَوْا بُخْرٰی (کوئی دوسرے کا لوجہ نہیں اٹھاتا)
 (۲) اِنَّ لِلّٰهِ الصَّهْمَ لَوْ لَبَدٌ وَلَوْ لَدَا (صدا بے باز ہے نہ کوئی اس سے بیدار ہوایں
 اور زندہ کسی سے بیدار ہوایں) +

- (۳) فَهَلَبَبْ رٍ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِيْنِيْ (میں مجھے اپنے پاس سے ولی عطا کر جو میرا وارث ہو) (۴) اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ رَزِيْنًا تَوَاسَّعَ الْعَالِي كِيْ (ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیا ہے) +

(۵) وَمَنْ يُّنَوِّكْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (اور جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے خدا اس کا کافی

(۶) وَوَعَدَ اَمُوْسٰی ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) +

(۷) مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْفَدَا نَارًا (ان کی کہارت آگ جلا لے داتے

کی کہارت ہے) +

سینچیمبر (۱۳۲۳ء)

انجمن کا بیان

۱۔ اسی باب میں سے آتا ہے۔
۲۔ یہ ہے کہ ان کے قول و انصاف زمانہ کرنا

۳۔ جسے خاف یخاف را خوف و رونا
۴۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۵۔ یہ ہے کہ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۶۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۷۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۸۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۹۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۱۰۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۱۱۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۱۲۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۱۳۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۱۴۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

۱۵۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔
۱۶۔ ان کے قول و انصاف سے آتا ہے۔

گزران ماضی مجہول

تعلیل

قَالَ	بَعَثَ	خَفِيَ	قِيلَ - بَيَّحَ - خَفِيَ - اَصْلُ فِي قَوْلٍ - بَيَّحَ - خُوفٌ مَقَامُ كَسْرٍ
قِيلَ	بَيَّحَا	خَفِيَا	وہی مرد و ستار تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کر کے ماقبل کو دیا۔
قِيلُوا	بَيَّعُوا	خَفِيُوا	قَوْلٌ - بَيَّحَ - خُوفٌ ہوا۔ (قاعدہ ۱۰ نمبر ۱)
قِيلَتْ	بَعَثَتْ	خَفِيَتْ	پھر مہول اور خوف میں و ساکن ماقبل کسور و کوتی -
قِيلَتَا	بَيَّعَتَا	خَفِيَتَا	بدلا۔ اور بیح ایسی حالت پر رہا۔ (قاعدہ ۱۰) *
قِيلْنَ	بَيَّعْنَ	خَفِيْنَ	قُلْنَ بَيَّحَ - خَفِيْنَ اَصْلُ فِي قَوْلٍ - بَيَّحَ - خُوفٌ مَقَامُ كَسْرٍ
قِيلَتْ	بَعَثَتْ	خَفِيَتْ	کسرہ و وہی مرد و ستار تھا۔ نقل کر کے ماقبل کو دہراؤ (۱۰)
قِيلَتَا	بَيَّعَتَا	خَفِيَتَا	وہی اجتماع ساکنین سے گئے۔ اب قُلْنَ کا کسرہ صفہ
قِيلَتُمُ	بَعَثْتُمُ	خَفِيْتُمُ	سے بدلا اور بَيَّحَ خَفِيْنَ کا کسرہ بحال رہا۔
قِيلَ	بَعَثَ	خَفِيَ	(قاعدہ ۹) *

قاعدہ ۱۰ :-

جو وہی کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ میں
کسور ہو اور ماضی معروف میں تعلیل ہو چکی ہو
اس کا کسرہ بعد از الہ حرکت ماقبل کو دیں گے
اگر وہی تو وہی سے بدل جائے گی۔ اور وہی ہے تو قائم رہے گی *

سبق نمبر (۳۴)

گردان مضارع معروف

واو	یائی	واوی	تعلیل	قاعدہ
يَقُولُ	يَقِيْعُ	يَخَافُ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	اصل میں يَقُولُ
يَقُولَانِ	يَقِيْعَانِ	يَخَافَانِ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	بِسَبَبِ خَافٍ (دوسری) متحرک ماقبل
يَقُولُونَ	يَقِيْعُونَ	يَخَافُونَ	اس کا حرف صحیح ساکن حرکت (دوسری) کی	متحرک کو دی يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ ہوا (قاعدہ ۱۱)
تَقُولُ	تَقِيْعُ	تَخَافُ	اور تَخَوُّفِ میں یہ کہا جائیگا کہ اصل میں متحرک	باقبل اس کا مفتوح ہوا (دوسری) سے
تَقُولَانِ	تَقِيْعَانِ	تَخَافَانِ	بدلتے تَخَافُ بنا (قاعدہ ۱۱) تَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	اصل میں يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ متحرک
تَقُولُونَ	تَقِيْعُونَ	تَخَافُونَ	(دوسری) کی ماقبل کو دی بد (قاعدہ ۱۱)	واو دوسری اجتماع ساکن سے گزرتے تَقُولُ
يَقُولِيْنَ	يَقِيْعِيْنَ	يَخَافِيْنَ	يَقُولُ بِسَبَبِ خَافٍ	متحرک کو دی بد (قاعدہ ۱۱)
يَقُولَانِ	يَقِيْعَانِ	يَخَافَانِ	الف سے بدلا (قاعدہ ۱۱) الف بسبب	اجتماع ساکنین کے حذف ہوا +
تَقُولُ	تَقِيْعُ	تَخَافُ
تَقُولَانِ	تَقِيْعَانِ	تَخَافَانِ
تَقُولُونَ	تَقِيْعُونَ	تَخَافُونَ

(اس قاعدے میں شرائط ذیل کا لحاظ ضروری ہے)

- (۱) دوسری فعل یا مصدر یا مفعول کے عین کلمے میں واقع ہوں (۲) ان کے قبل حرف لین نہ آئے نہ ہو جیسے بُدِيْعٌ سَيِّدٌ + (۳) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اَجْوَدُ ملحق بہ اَجْرٌ جَمْعٌ (۴) وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے اَيُّوْءُ - يَحْيَى - (۵) وہ کلمہ باب افتعال اور افعیال سے نہ ہو جیسے اِسْرَادُ و اِعْوَدُ - (۶) وہ کلمہ صیغہ نخب اور مفعول کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقُولُ و اَقُولُ بِمَقُولٍ مِثْوَالٌ

سبق نمبر (۱۳۷)

بحث امر حاضر معروض || بحث نہی حاضر معروض

قُلْ	يُحْ	خَفْ	لَا تَقُلْ	لَا تَبِيعْ	لَا تَخَفْ
قُولَا	يُبْعَا	خَافَا	لَا تَقُولَا	لَا تَبِيعَا	لَا تَخَافَا
قُولُوا	يُبِيعُوا	خَافُوا	لَا تَقُولُوا	لَا تَبِيعُوا	لَا تَخَافُوا
قُولِي	يُبِيعِي	خَافِي	لَا تَقُولِي	لَا تَبِيعِي	لَا تَخَافِي
قُولَا	يُبْعَا	خَافَا	لَا تَقُولَا	لَا تَبِيعَا	لَا تَخَافَا
قُلْنِ	يُبْعِنِ	خَفْنِ	لَا تَقُلْنِ	لَا تَبِيعْنِ	لَا تَخَفْنِ

بحث امر غائب و متکلم معروض || بحث نہی غائب و متکلم معروض

لَيَقُلْ	لَيُبِيعْ	لَيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ
لَيَقُولَا	لَيُبِيعَا	لَيَخَافَا	لَا يَقُولَا	لَا يَبِيعَا	لَا يَخَافَا
لَيَقُولُوا	لَيُبِيعُوا	لَيَخَافُوا	لَا يَقُولُوا	لَا يَبِيعُوا	لَا يَخَافُوا
لَيَقُلْ	لَيُبِيعْ	لَيَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ
لَيَقُولَا	لَيُبِيعَا	لَيَخَافَا	لَا يَقُولَا	لَا يَبِيعَا	لَا يَخَافَا
لَيَقُلْنِ	لَيُبِيعْنِ	لَيَخَفْنِ	لَا يَقُلْنِ	لَا يَبِيعْنِ	لَا يَخَفْنِ
لَا قُلْ	لَا بِيعْ	لَا خَفْ	لَا قُلْ	لَا بِيعْ	لَا خَفْ
لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ	لَا يَقُلْ	لَا يَبِيعْ	لَا يَخَفْ

۱۔ اصل میں اقُولُ۔ اِبِيعْ۔ اِخَوْفْ تھا۔ بموجب (قاعدہ ۱۱)۔ و۔ ہی کی حرکت ماقبل کو
دکر و۔ ہی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا یہ سبب متحرک ہو جانے کا کلمہ کے ہمزہ وصل کی
حاجت نہ رہی۔ ۲۔ اصل میں اَنُوْلَا۔ اِبِيعَا۔ اِخَوْفَا تھا بموجب (قاعدہ ۱۱)۔ و۔ ہی کی حرکت
ماقبل کو دی اور ہمزہ کی ضرورت نہ رہی۔ حرف علت بسبب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے
تاکم رہا ۛ

سبق نمبر (۳۸ و ۳۹)

اسم فاعل کی بحث

وَ اَوَى	يَاىِٕ	وَ اَوَى	تَحْلِيل	قَاعِدَة
فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُونَ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ

قاعده (۳۸) جو دہ کی کسور کا ہے
فاعل جو لفظ لائے دہ کے واقع ہوا اور اس کے
فاعل قبیلہ کی ہو یا اس کا فعل متعین
دہرہ ہونے سے بدل جاتی ہے *

اسم مفعول کی بحث

مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ	مَبِيعٌ مَبِيعَانِ مَبِيعُونَ مَبِيعَةٌ مَبِيعَتَانِ مَبِيعَاتٌ	مَخُوفٌ مَخُوفَانِ مَخُوفُونَ مَخُوفَةٌ مَخُوفَتَانِ مَخُوفَاتٌ	مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ	مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ
--	--	--	--	--

مفعول ہوا۔ اب داؤ ساکن ماقبل اس کا کسور کوئی سے بدلا مَبِيعٌ ہوا *

تنبیہ

اجوت یائی کے مفعول تصحیر زیادہ منتقل ہے۔ جیسے مَدَائِقُ رُفُودَانِ
مَعْبُوثٌ (غیب دار) اور اجوت داوی میں تسبیل زیادہ اور تصحیر کم۔ جیسے
مَصُونٌ رَنگہداشتہ شدہ *

[illegible]

سَوَاقَات

الف (۱) اجوف کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے ؟
 (۲) تصرفات لفظی میں سے کون سا قاعدہ اجوف میں بڑتا جاتا ہے ؟
 (۳) اعلال اور ابدال میں کیا فرق ہے ؟ مثال دیکر سمجھاؤ ؟
 (۴) تَخَفُف میں کیا تحلیل ہوئی اور واو ساکن بعد فتح کے کس طرح اُلْت ہو گیا ؟

(۵) بَعِثَ (تثنیہ یث) میں کس قاعدے سے پائے محذوف لوٹ آئی ؟
 (۶) مَبِيتٌ اور مَقُولٌ کی تحلیل کرو اور بتاؤ کہ مَبِيتٌ بلا تحلیل بھی بولا جاسکتا ہے ؟

ب (۱) قَلَنْ - بَعْن کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے ہر ایک کی اصل مع تحلیل بیان کرو ؟
 (۲) بَعْن اور بَعْن میں کیا فرق ہے ؟ اور یہ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں ؟
 (۳) قَامَ باب افعال میں لا کر فنی جحد بَلَم کی گردان کرو اور بتاؤ کہ اس کے مصدر میں کیا کچھ تغیر ہوا ہے ؟

(۲) بَاعَ سے باب مفاعلہ کا امر حاضر معروف گردانہ اور بتاؤ کہ یہ کسے بحال رہنے کی کیا وجہ ہے ؟

۵۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم اجوف ہیں انکو بیان کرو ؟

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضَيِّعُ اَجْرًا لِّمُحْسِنِيْنَ ط (اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر نہ ضائع فرمائے)
 (۲) رَبَّنَا السَّمَاءُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا بَصَّاءُ بِكُمْ (ہم نے تجھے آسمان کو ساروں سے زرب دی)
 (۳) شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ دِرْكَامٍ مِّنْ اُنْ سِمْوَرِ (مشورہ لے) +

(۴) اِنْ جَاءَكَ كُفْرًا سِقِّ قُبْنِيَّاءٍ قَلْبُكَ يَنْوُ (اگر تمہارے پاس کوئی بدکار خبر لائے تو تحقیق کرو) +

(۵) تَعَاوَنُوا عَلٰى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (ایک دوسرے کو مدد دو) +

(۶) اَيُّهَا النَّاسُ تَعْلَمُوْنَ (ہم تجھے سے ہی مدد چاہتے ہیں) +

(۷) اَبَيْضَتْ عَلَيْنَا مِنَ الْحُجْنِ (گر یہ زاری سے اس کی آنکھیں سفید

گردان ماضی معرف

واوی یائی	تعلیل
دَعَا رَحَى	اصل میں دَعَا اور رَحَى تھے (د-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہو گیا۔ (فتاء کذا ۸)
دَعَوَا رَمَيَا	تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ تا عدہ نمبر ۸ کی تعمیری شرط کا نہ ہونا مانع تعلیل ہے
دَعَوَا سَرَمَوَا	اصل میں دَعَوَا - رَمَيُوا تھے (د-ی) متحرک بعد فتح کے الف ہوا اب الف اور واؤ دو ساکن اکٹھے ہوئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا
دَعَيْتَ رَمَيْتَ	اصل میں دَعَوَيْتَ اور رَمَيْتَ تھے +
دَعَيْتَا رَمَيْتَا	اصل میں دَعَوَيْتَا اور رَمَيْتَا تھے (د-ی) الف ہوا چونکہ تائے مانیت ساکن کے حکم میں ہے۔ اس لئے الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
دَعَوْنِ رَمَيْنِ	بر وزن نَضْرَنْ وَضْرَنْ اپنی اصل یہ ہیں +
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	<p>یہ سب صیغے اپنی اصل پر ہیں +</p>
دَعَوْتُمَا رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُمْ رَمَيْتُمْ	
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	
دَعَوْتُمَا رَمَيْتُمَا	
دَعَوْتُنَّ رَمَيْنَنَّ	
دَعَوْتِ رَمَيْتِ	
دَعَوْنَا رَمَيْنَا	

قابل ذکر :- جو الف اصل ہیں وہ ہواؤں کو بصورت الف اور جو الف اصل میں آیا ہو اُس کو بصورت یی لکھتے ہیں جیسے دَعَا دَعَوَا اور رَحَى رَحَى +

سید سلیمان ۷۲ گران کا فی جہول

[illegible]

بَحْتُ كَاقْصُ

فَاعِلًا	لَقْوِيل	فَاوِي
<p>ق ق مقبلہ ۱۹ :- جو و طے میں تیسری جا کہ جب سبب زیادتی کے پڑھتی جا کہ یاس سے زیادہ ہو جائے اور حرکت ماقبل اس کے مخالف ہو وہ و ت ہی ہو جاتا ہے *</p>	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و تیسری جا کہ تھا۔ اب چونکہ یَرَضُوْنَ کے ی کو کیا اور حرکت ی کو ی کے مخالف تھی ت ہی سے بدلا (ق ۱۹) اور ت ہی بعد فتح کے الف ہو گیا	یَرَضِي
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و کو ت ہی سے بدلا (ق ۱۹)	یَرَضِيَانِ
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا و کو ت ہی سے بدلا (ق ۱۹) یَرَضُوْنَ ہوا۔ ت ہی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی	یَرَضُونَ
	اصل میں تَرَضُوْنَ تھا مثل یَرَضِي * فتح	تَرَضِي
	اصل میں تَرَضُوْنَ تھا مثل یَرَضِيَانِ * فتح	تَرَضِيَانِ
	اصل میں یَرَضُوْنَ تھا بے وزن یَرَضُوْنَ کے واؤ یکم قاعدہ (۱۹) ت ہی	یَرَضِيْنَ
	مثل یَرَضِي	تَرَضِي
	مثل یَرَضِيَانِ *	تَرَضِيَانِ
	اصل میں تَرَضُوْنَ تھا مثل یَرَضُوْنَ کے عمل کیا *	تَرَضُونَ
	اصل میں تَرَضُوْنَ تھا و ت ہی سے بدلا تَرَضِيْنَ ہوا	تَرَضِيْنَ
	ت ہی متحرک بعد فتح کے الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی۔	تَرَضِيْنَ
	مثل یَرَضِيَانِ -	تَرَضِيَانِ
	مثل یَرَضِيْنَ -	تَرَضِيْنَ
	<p>مثل یَرَضِي تَرَضِي کے</p>	

سَبَقَ (۴۴)

مِنْ مَضَارِعِ مَجْهُولِ بَحْتِ شَاقِصٍ

واوی

یا فی

واوی

تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا

يَدِ سَبَّان

يَدِ مَيَّان

يَدِ مَيَّان

تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا تَدْعِي رَأْسَ مِ بِيَدِ مَوْسَا

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

يَدِ مَيَّان

يَدِ مَيَّان

يَدِ مَيَّان

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

تَدْعِي

سبق نمبر (۱۲۱)

بحث امر حاضر معروف بحث ہی حاضر معروف

أَدْعُ	أَرْمِ	أَرْضِ	أَدْعُ	أَتَرِّمِ	أَتَرْضِ
أَدْعُوا	أَرْمِا	أَرْضِا	أَدْعُوا	أَتَرْمِا	أَتَرْضِا
أَدْعُوا	أَرْمُوا	أَرْضُوا	أَدْعُوا	أَتَرْمُوا	أَتَرْضُوا
أَدْعِي	أَرْمِي	أَرْضِي	أَدْعِي	أَتَرْمِي	أَتَرْضِي
أَدْعُوا	أَرْمِا	أَرْضِا	أَدْعُوا	أَتَرْمِا	أَتَرْضِا
أَدْعُونِ	أَرْمِينِ	أَرْضِينِ	أَدْعُونِ	أَتَرْمِينِ	أَتَرْضِينِ

بحث امر غائب متکلم معرو بحث ہی غائب متکلم معرو

لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ
لِيَدْعُوا	لِيَرْمِا	لِيَرْضِا	لِيَدْعُوا	لِيَرْمِا	لِيَرْضِا
لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا	لِيَدْعُوا	لِيَرْمُوا	لِيَرْضُوا
لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ	لِيَدْعُ	لِيَرْمِ	لِيَرْضِ
لِيَدْعُوا	لِيَرْمِا	لِيَرْضِا	لِيَدْعُوا	لِيَرْمِا	لِيَرْضِا
لِيَدْعُونِ	لِيَرْمِينِ	لِيَرْضِينِ	لِيَدْعُونِ	لِيَرْمِينِ	لِيَرْضِينِ
لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ	لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ
لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ	لَا دَعُ	لَا رَمِ	لَا رَضِ

تذکرہ: (۱) مضارع مجہول کے پہلے لام مکسور لگانے سے امر غائب و حاضر و متکلم مجہول کے صیغے بن جاتے ہیں۔

فائدہ: (۲) انون ثقیلہ و خفیفہ جیسا مضارع بالام تاکید کرتا ہے ویسی امر و نہی پر بھی جیسے اَدْعُونِ - اَرْمُونِ - اَرْضُونِ - لِيَدْعُونِ - لِيَرْمُونِ - لِيَرْضُونِ - لَا دَعُونِ وغیرہ۔

اسم فاعل کی بحث

دَاعٍ	رَاجِعٍ	رَاجِعٍ
دَاعِيَانِ	رَاجِعِيَانِ	رَاجِعِيَانِ
دَاعُوْنَ	رَاجِعُوْنَ	رَاجِعُوْنَ
دَاعِيَةً	رَاجِعِيَةً	رَاجِعِيَةً
دَاعِيَاتٍ	رَاجِعِيَاتٍ	رَاجِعِيَاتٍ
دَاعِيَاكُ	رَاجِعِيَاكُ	رَاجِعِيَاكُ

اصل میں دَاعٍ دَاعِي - رَاجِعٍ رَاجِع - رَاجِعِيَانِ رَاجِعِيَانِ
رَاجِعُوْنَ رَاجِعُوْنَ و بعد کسرہ کے طرف میں واقع
ہو کر دَاعِي رَاجِعِي رَاجِعِي ہوا دق ۲۱ ضمتہ سی
پر دشوار تھا۔ تینوں جگہ ساکن کیا اب سی
اور تینوں دوساکن اکٹھے ہوئے سی اجتماع
ساکنین سے گر گئی دَاع - رَاجِع - رَاجِعِيَانِ

اسم مفعول کی بحث

مَدْعُوٌّ	مَرْمُومٌ	مَرْمُومٌ
مَدْعُوْنٌ	مَرْمُومِيْنٌ	مَرْمُومِيْنٌ
مَدْعُوْنَ	مَرْمُومِيْنَ	مَرْمُومِيْنَ
مَدْعُوَّةً	مَرْمُومِيَّةً	مَرْمُومِيَّةً
مَدْعُوَاتٍ	مَرْمُومِيَّاتٍ	مَرْمُومِيَّاتٍ

اصل میں مَدْعُوٌّ مَرْمُومٌ مَرْمُومٌ تھا۔ مَدْعُوٌّ میں دو و جمع ہوئے ایک کو
دوسرے میں ادغام کیا (ق ۲۰) مَدْعُوٌّ بنا۔ مَرْمُومٌ میں ماضی و مضارع و اسم
فاعل کی موافقت سے و کوئی کیا۔ اب مَرْمُومٌ مَرْمُومٌ میں و سی ایک
جگہ ہوئے۔ اول ساکن تھا و کوئی سے بدلا اور سی کوئی میں ادغام کیا اور
ماقبل کے ضمتہ کو واسطے مناسبت سی کے کسرہ سے بدلا (ق ۲۱) مَرْمُومٌ مَرْمُومٌ ہوا

ق ۲۰ - جب دو و ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ساکن ہو تو اسے دوسرے
میں ادغام کر دیتے ہیں (ق ۲۱) جب و سی ایک کلمہ میں جمع ہوں اول
ان میں سے ساکن ہو تو و کوئی سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور اگر
ماقبل مضمر ہو تو ضمتہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں ۛ

سیدنی فرید الدین گیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) (کتاب الفوائد)

[illegible]

سَوَالَات

الف۔ (۱) ناقص کسے کہتے ہیں؟ اس میں اور لعیف میں کیا تمیز ہے؟

(۲) ناقص اور لعیف میں کون کونسا قاعدہ تصرفات لفظی کا عمل میں آتا ہے؟

(۳) قوی اور دُعی دونوں میں وہی مترکب ہیں اور عمل مختلف اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴) مُرَجی اور مُوَجی کی اصل کیا ہے۔ اُن کی تسلیل کرو؟

(۵) یَرَضی اور لَفِیضی میں وہ کس قاعدے سے کی ہوئی؟

(۶) نون تاکید کے آنے سے اس کے ماقبل میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ بیان کرو؟

یاد (۱) تَدْعُوں کیا کیا صیغہ ہو سکتا ہے اور اس کی اصل کیا ہے؟

(۲) تَرْمِیْضٌ اور تَقْمِیْضٌ کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور ان میں کیا کیا تغیر ہوئی ہے؟

ج۔ (۱) دُعی اور دُعی سے باب افتعال کی ماضی بہر حرف گروانہ؟

(۲) مَشی سے باب تَفَعُّل اور عَلی سے باب تفاعل کا مصدر کیا آئے گا؟

مع تسلیل بیان کرو؟

د۔ فقرات ذیل میں ناقص اور لعیف کے جو الفاظ واقع ہوئے ہیں انکو بیان کرو؟

(۱) وَعِبَادَ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا (خداوند زمین پر نرمی سے چلتے ہیں؟)

(۲) إِنَّ مِنْ أُمَّةٍ لَا خَلْقَ لَهَا ذَلِيلٌ (کوئی فرقہ نہیں کہ اس میں ڈرا بیوا لانا آیا ہو)

(۳) وَقَدْ آتَيْنَاكَ آيَاتِنَا (اے خداوند ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

(۴) رَجُلًا لَا قَلْبَ لَهُمْ (مجازاً) وَلَا يَبْغِ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ (وہ لوگ کہ ان کو سوداگری اور بچا خدا)

(۵) وَلِكُلٍّ وَجْهَةٌ (ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ ادھر مٹھتا ہے)

(۶) نَادَيْنَا نَوْمًا فَلَبِثَ الْمُجِيبُونَ (دعوت نے ہم کو بکارا اور ہم بہت اچھو پکار پر پہنچے)

(۷) إِذْ أَدَّ الْأَنْبَاءُ بِذُنُوبِهِمْ إِلَى آسَافٍ مُمِصَةٍ فَأُكْتُبُوهُ رَجَبٌ ثُمَّ أَصْهَرَ بِرَأْسِهَا وَفَتَّ

تک معاملہ کرو ورنہ اس کو لکھ لو؟

(۸) إِنْ أَتَيْتُمْ أَهْلَ الْبَلَدِ وَادَّارَكُوهُ اطاعت کریں پس تحقیق انہوں نے راہ پائی؟

(۹) إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاءُ (اگر پھر جا میں پس تجھ پر پہنچا دینا ہے؟)

(۱۰) لَا يَسْتَوِي الْأَعْمَى وَالْبَصِيرُ (اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوتا؟)

سبق نمبر ۱۹-۵۰

مضاعف کا بیان *

- (۱) مضاعف تین یا بول سے آتا ہے۔
 نَصْرٌ يَنْصُرُ جیسے مَدٌّ يَمْدُ وَالْمَدُّ كَصِنْفَا
 (۲) ضَرْبٌ يَضْرِبُ جیسے قَرْ يَقِرُّ وَالْقَرْ يَضْرِبُ
 (۳) سَمِعَ يَسْمَعُ جیسے مَسَّ يَمْسُ وَالْمَسَّ جَمِيعًا
 قلیل طویل کہ مکرر سے لہجہ آیا ہے جیسے نَتَّ يَجِبُ و
 لَبَّ يَلْبُ *

مضاعف میں تکرار حروف سے جو تغیرات واقع ہوتے ہیں اسکی

تین صورتیں ہیں :

- (۱) ادغام قیاسی۔ جیسے مَدٌّ کہ اصل میں مَدُّ فُضَّادال کو دال میں ادغام کیا
 (۲) احذف سماعی۔ جیسے ظَلَمَ کہ اصل میں ظَلَمَ و ظَلَمَ پہلے لام کو حذف کیا
 (۳) ابدال سماعی۔ جیسے اُمْلِيتَ کہ اصل میں اُمْلِيتَ فُضَّاد (دوسری لام کو ی تبدیل

ان میں سے تغیر کا موجب اکثر ادغام ہوتا ہے جس حرف کو ادغام کیے گئے ہیں
 اسکو مدغم اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو مدغم فیہ کہتے ہیں جیسے مَدٌّ
 میں پہلی دال مدغم اور دوسری دال مدغم فیہ ہے مضاعف کی اگر دال
 اور اس کے تغیرات کے ضوابط صفحات آئندہ پر درج ہیں *

فائدہ

اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو تلفظ میں
 دونوں آئیں گے اور کتابت میں صرف ایک جیسے مَدٌّ میں اور اگر
 دونوں متریب الحرج ہوں تو کتابت میں دونوں قائم رہیں گے اور
 تلفظ میں ایک۔ جیسے صَحَّاتٌ اور پڑھیں گے صَحَّتْ *

ندایق تمبلر (۵۱)

[illegible]

ق (۳) جس جگہ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو اور دوسرے کا سکون اگر لازم ہو تو ادغام مستحب ہے جیسے نَدْرَن اور اگر سکون جبری یا وقفی ہو تو ادغام نفل حرکت اور فک ادغام دونوں جائز ہیں بحالت ادغام دوسرے حرف کو فتح یا کسودینے میں اور اگر باقبل مضموں ہو تو اس کی موافقت کیلئے حذو نہ لگنی جائز ہے :

سبق نمبر (۵۲)
البواب فریدیہ کی مشق

[illegible]

فائدہ کا ۱۔ باب افعال اور استفعال میں قاعدہ مُکَدِّر (قاعدہ لمجاری سوگا) اور باب افعال سے
بہا ملانے کا قاعدہ مُکَدِّر (۱) لغت میں اور تفعیل و عذرہ البواب متیل صحیح ہے آپس گئے +

فائدہ ۲۔ باب افعال استفعال تفصیل نفل کے باقی البوا کے اسم فاعل اسم مفعول اسم ظرف صورت میں ایک ہیں لیکن دراصل اسم فاعل عن کسر ہ سے ہے اسم مفعول ظرف عین فتح کے

سوالات

الف (۱) : شاعف کسے کہتے ہیں اور اس کو صحیح میں شمار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟
 (۲) مضاعف میں کیا تغیرات واقع ہوتے ہیں ان کے نام مع تعریف بیان کرو ؟
 (۳) جمال ادغام ناجائز ہوتا ہے یہاں مدفع ثقلالت کی کیا تجویز ہو سکتی ہے ؟
 (۴) لم یمجد کی اصل کیا ہے اور دوسری وال کو کیا حرکت آ سکتی ہے ؟
 (۵) کیا ہر ایک قسم کے دو ہم جنس تر فوول میں ادغام ہو سکتا ہے یا نہیں ؟
 (۶) یمجد و ن میں ادغام مستطع ہے اور لم یمجد و میں جائز اس کی کیا وجہ ہے ؟
 ب (۱) تا و کیا حصہ ہے اور اس میں اجتماع ساکنین کے جائز ہو سکتی کیا وجہ ہے ؟
 (۲) سبب اور فوول میں ادغام کرنے کی کیا خرابی پیدا ہوتی ہے ؟
 ج (۱) مد سے باب تفعیل کا مضارع معروف اور باب افعال کی ماضی مجہول گردانو ؟

(۲) خب سے باب متفعال کا امر حاضر معروف گردانو ؟
 د - فقرات مندرجہ ذیل میں جو افعال اور اسماء کہ مضاعف ہوں انکو بیان کرو ؟
 ۱۔ اِنْ تَعْلٰ وَ اِنْعَمَ اللّٰہُ لَا تَحْصُوْہَا (اگر تم خدا کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہ کر سکو)
 ۲۔ وَاَقْصِدْ فِیْ مَشِیْکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْنِکَ (رفقا میں میانہ روی اور آواز بر آہستگی کر)
 (۳) اَلْفَلْتَنَةُ اَسْدٌ مِّنَ الْفَتْلِ : (فتنہ قتل سے بہت سخت ہے)
 (۴) عَمَّا مِّنْ ذٰلِکَ فِی الْاَنْحٰسِ اَلَا عَلَی اللّٰہِ رِیْقُہَا (زمین پر ہر ایک چلنے والے کا رزق خدا کے تعالے کے ذمے ہے)

(۵) اِنَّکَ لَا تَمْلِیْ مَنْ اَخْبِیْتُ (جس کو تو چاہے یا بت نہیں کر سکتا)
 (۶) قَدْ خَابَ مَنْ دَلَّہَا رَحْشٌ خَصَّ لَہٗ اِیَّیْہِیْ کُفٰنًا ہُوَ مِنْ جِہَا لَیَا نَامِرًا دہوا)
 (۷) مَرَّ لَیْسًا قَوَّ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ (جو خدا ابستعالیٰ اور رسول کی مخالفت کرے گا)
 (۸) لَا تَحْشَسُوْا وَاَلَا یَعْتَبُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا رَنۢہَ حَاسُوْیْ کَر واورہ ایک

دوسرے کی غیبت +

(۹) اَلَا نَحْضُحْضُ الْحَقَّ (اب حق کھل گیا)

سبق نمبر ۵۳

مہموز کا بیان

ہمزہ کبھی اکیلا آتا ہے اور کبھی دوسرے ہمزہ سے مل کر پہلی صورت میں تخفیف جوازی ہوتی ہے اور دوسری میں وجوبی سہولت کی غرض سے ہر ایک کے قاعدے الگ الگ بیان کئے جاتے ہیں ۔

ایک ہمزہ کی تخفیف ایک ہمزہ کی تخفیف کے چار قاعدے ہیں ۔
 (۱) اگر ہمزہ ساکن اور ماقبل اس کا مسترک ہو تو ہمزہ کو حرف علت کیساتھ موائف حرکت ماقبل ہمزہ کے بدل دینا جائز ہے یعنی بعد فتح کے الفت اسے اور بعد ضم کے واو اسے اور بعد کسرہ کے یٰ اسے جیسے راسٌ . بوسٌ . ذئبٌ کہ اصل میں راسٌ . بوسٌ . ذئبٌ تھا ۔

(۲) اگر ہمزہ مفتوح اور اس کا ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ بعد ضمہ کے واو سے اور بعد کسرہ کے یٰ سے جوازاً بدل جاتا ہے جیسے جَوْنٌ . میرٌ کہ اصل میں جَوْنٌ . میرٌ تھا ۔

(۳) اگر ہمزہ مسترک اور ماقبل اس کا ویائی ساکن زائد غیر الحاقی اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ کو جنس ماقبل سے بدلنا جائز ہے اور بعد ابدال کے ادغام واجب جیسے مَقْرُوْہٌ . خَطِیْبٌ کہ اصل میں مَقْرُوْہٌ . خَطِیْبٌ تھا ۔

یہ قاعدہ اور قواعد بعد سب جگہ جاری ہوتے ہیں مگر جہاں تخفیف ہمزہ کے قاعدہ کیساتھ اعلال یا ادغام کا قاعدہ کسی پایا جائے تو وہاں قاعدہ اعلال و ادغام کو ترجیح دیجاتی ہے۔ لیکن بوسٌ اور نائمٌ میں اس قاعدے کیساتھ قاعدہ اعلال و ادغام بھی موجود ہے مگر چونکہ مقصود تخفیف ہے اور اعلال و ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اس واسطے ان ہی دونوں کو عمل میں لاکر بوسٌ اور نائمٌ پر چھا۔ اور یہ قاعدہ تخفیف کا عمل میں نہ آیا ۔

(۴) اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل اس کا ساکن سوائے مدہ نائذہ اور وزن الفعال اور یائے تصغیر کے ہو تو جائز ہے کہ ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ کو حذف کریں جیسے یَسْلُ مِشْیَ - صَدُوْ - قَدْ اَفْلَحَ - کہ اصل میں یَسْلُ مِشْیَ مِشْیَ صَدُوْ قَدْ اَفْلَحَ تھا +

دو ہمزوں کی تخفیف | دو ہمزے جو ایک کلمے میں ہوں ان کی تخفیف کے تین قاعدے ہیں +

(۵) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو موافق حرکت ادل کے بدلنا واجب ہے جیسے اَمِنْ - اَوْمِنْ - اِبْمَانًا - اصل میں اَمِنْ - اَوْمِنْ - اِبْمَانًا تھا +

فَالْكَا - كُلُّ - حَذَّ - مَرَّ کہ اصل میں اَوْكُلُّ - اَوْحَذَّ - اَوْمَرَّ تھے اور قاعدہ بالا کے مطابق اَوْكُلُّ - اَوْحَذَّ - اَوْمَرَّ بنا چاہیے تھا۔ دونوں ہمزے خلاف قیاس حذف کئے جاتے ہیں۔ كُلُّ اور حَذَّ میں تو حذف واجب ہے مگر مَرَّ کی دو حالتیں ہیں بشرع کلام میں ہمزہ حذف ہوگا۔ درج کلام میں باقی رہے گا۔ (دیکھو صفحہ ۸۶) +

(۶) اگر دو ہمزے متحرک ہوں اور ایک ان میں سے مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو بھی سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے جَاءَ عَرَّ کہ اصل میں جَاءَ عَرَّ تھا۔ مگر اِیْمَنَ میں کہ اصل میں اِیْمَنَ تھا (یہ قاعدہ جواز کا ہے) +

(۷) اگر دونوں متحرک ہوں اور کوئی مکسور نہ ہو تو دوسرے ہمزہ کو وَاوے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَوَادِمٌ وَاوَمِلٌ کہ اصل میں اَوَادِمٌ وَاوَمِلٌ تھا۔ فَسْتَشِیْ ہمزہ اُکرم کہ اصل میں اَعْرَمٌ تھا۔ خلاف قیاس حذف ہوا ہے اور باقی گردان سے اُکرم کی موافقت کیلئے گوان میں اجتماع ہمزہ تین نہیں ہے +

سبق و غیر (۵۴)

مجرد کے ابواب مہموز الثانی مجرد کے پیار بابوں سے اللہ مہموز العین اور
مہموز اللام میں نین بابوں سے آتا ہے۔ مہموز کی گردان نحوً مثل صحیح کے
ہوتی ہے
ابواب بل کی صرف صحیح کو صحیح کے قیاس پر گردان کرنا و

[illegible]

تثنیہ۔ ان افعال اور اسماء میں قواعد محمود بطریق ذیل جاری ہوں گے :-
 (۱) تہو ز الفاء کے مضارع معروف اسم ظرف میں راء س کا قاعده۔ مضارع
 مجہول میں یوئس کا قاعده اسم آل میں ذیب کا قاعده جوازی طور پر جاری ہوگا مگر
 مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعال التفضیل میں آئن کا قاعده
 و جہنی طور پر ہوگا۔

امر حاضر۔ صر۔ صرا۔ صری۔ صرائ۔ صران۔ صرائک۔ صرائل۔
بالون ثقیلہ:- صرائ۔ صرائن۔ صرائک۔ صرائل۔ صرائلک۔

فَأَعْلَمَ أَنَّهُ مُرْتَدٌّ شَرَعَ كَلَامَ مِلِّ الْغَيْرِ بِهَمْزِهِ كَمَا هِيَ جِئَ هُرُؤُا وَاصْبَا نَكْمُ
بِالصَّلَاةِ إِذَا بَكَغُوا اسْبَعَا وَرَدَّجَ كَلَامَ مِلِّ الْغَيْرِ كَمَا هِيَ جِئَ هُرُؤُا وَاصْبَا نَكْمُ
أَهْدَكَ بِالصَّلَاةِ

(۲) چھوڑا عین کے متضاربع اولیٰ اسم مفعول اور امر میں یُنَالُ کا قاعدہ
برازی طور پر جاری ہوگا اور امر میں اس قاعدہ کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم
ضرورت ملا فقط ہو جائیگا جیسے نَالُ یُنَالُ سے سَلَّ آئے گا۔
اور گردان ہوگا :-

سَلَامٌ - سَلَامٌ - سَلَامٌ - سَلَامٌ - سَلَامٌ

بالنقل عليه :- ... سَلَّى ... سَلَّى

فائدہ: ۱۔ سُلّ شروع میں اخیر ہمزہ کے اور درج کلام میں ہمزہ کیساتھ آتا ہے جیسے سُلّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ - فَسَعَوْا أَهْلَ الدِّكْرِ ۛ

(۳) ہمزہ اللام میں جہاں شعر الٹ پائی جائیں پہلا قاعدہ جاری ہوگا۔ اور اسم مفعول ہیں تیسرا قاعدہ اور یہ دونوں جوازی ہوں گے ۛ

سبق نمبر (۵۵)

مزید کے ابواب | سبق نمبر ۳۳ میں بیان ہو چکا ہے کہ مادہ مجرد مزید فیہ کے اکثر ابواب میں پھر سکتا ہے۔ اباد بچھو۔ اگر آمین کو باب افعال میں آکر کو باب افعال میں اور آذن کو باب استفعال میں لے جائیں تو ابواب مزید فیہ کی یہ صورت ہوگی باب افعال۔ اَمِنَ يَوْمِنَ اِيْمَانًا مَوْصِيًا اَمَرْتُهُ اَمِنَ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُقِيْمُ يَاب اَفْتَعَال۔ اَيْتَمَرَا يَأْتِمَرًا اَيْتَمَرًا مَوْصِيًا اَمَرْتُهُ اَيْتَمَرًا وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَأْتِمَرُ

باب استفعال۔ اِسْتَأْذَنَ يَسْتَأْذِنُ رَسْتَدْنَا اَنَا۔

مُسْتَأْذِنُ الْاَمْرُ مِنْ اِسْتَأْذَنَ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَأْذِنُ

یہی حال باقی ابواب کا ہے مگر تخفیف کے احکام صرف انہیں تین ابواب متعلق ہیں اور وہ بھی اس حال میں جبکہ مہموز الفار ہوں۔ تَفْعَلُ نَفَاعِلُ تَفْعِلُ مَفَاعِلُ وغیرہ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ جیسے

تَأْتَرُ يَتَأْتَرُ شَأْتَرًا (باب تفعّل مادہ اثر سے)
تَفَاعَلُ يَتَفَاعَلُ تَفَاوُلًا (باب تفاعل مادہ قال سے)
بَرَأَ يَبْرِئُ بَرَاءَةً (باب تفعیل مادہ برأ سے)
أَخَذَ يَأْخُذُ مَوْأَخِذَةً (باب مفاعله مادہ اخذ سے)

ہر باب مذکورہ بالا میں ہمزہ کی تخفیف کا حال مثل ابواب مجرد کر کے کسی جگہ وجوبی کسی جگہ جوازی۔ مثلاً باب افعال اور افتعال کی ماضی امر اور مصدر میں تخفیف وجوبی ہے۔ مضارع۔ اسم فاعل اسم مفعول اور اسم ظرف اور باب استفعال کے جملہ مشتقات میں تخفیف جوازی ہے۔

سَوَالَات

(۱) الف (ا) یا مُرُ اور بُو مُر میں مہموز کا کون کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے ؟
 (۲) مہموز (ا) ہم (ا) اور (ا) مُر (ا) ہم تفصیل میں مہموز کی تبدیلی جوازی اور بادجوبی
 (۳) مہموز العین کے امر حاضر میں مہموز کے اثبات اور حذف کا کیا طریق ہے ؟
 (۴) مُر کیا صیغہ ہے اس کے مہموز کا حذف جوازی کس حالت میں ہوگا اور بدجوبی
 کس حالت میں ؟

(۵) مزید فیہ کے کون کون البواب ہیں جن میں مہموز کے آنے سے کچھ تغیر نہیں ہوتا ؟
 (۶) باب افعال اور افتعال کے کس کس کلمے میں مہموز کی تخفیف و جوبی ہے
 اور کس کس میں جوازی ؟

ب (۱) مُکرم کی اصل کیا ہے اور مہموز کس قاعدے سے حذف ہوا ؟
 (۲) بُوس کی اصل کیا ہے اور اس میں ر اُس کا قاعدہ کیوں جاری نہیں ہوا ؟
 ج (۱) اذب سے باب تفعیل کا مضارع جمع مونث غائب اور امر واحد مونث
 حاضر بیان کرو ؟ (۲) قرآن سے باب تفعیل کی نفی جحد بکم واحد
 مونث حاضر اور نہی واحد غائب بالون ثقیلہ کیا آئے گی ؟

د۔ فقرات مندرجہ ذیل میں جو فعل اور اسم مہموز کے واقع ہوئے ہیں ان
 کو بیان کرو ؟ (۱) کَلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا (کھاؤ پیاؤ اور نہ برباد کرو)
 (۲) فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (جتنا ہو سکے قرآن پڑھو)
 (۳) هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ (وہ خدا جس نے تم کو جہاں سے پیدا کیا)
 (۴) يَسْأَلُ نِيَّ الْعِلْمِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (مجھے یقینی خبر دو اگر تم سچے ہو)
 (۵) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ لَمْ تَسْمَعْ مِنْ دُونِ نَا (اے ہمارے خدا ہمیں بھول چوک پر موقوف نہ کر)
 (۶) لَا تَسْأَلُنَا عِلْمَ الْيُسُفَىٰ (اس چیز کی نسبت مجھ سے مت پوچھ جس کا
 تجھے علم نہیں ہے)

(۷) لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْذِنُوا۔ (دیگالے
 گھروں میں بے اجازت مت جاؤ)۔

سابقہ نسخہ (۵۶)

الوہاب مخلوط کا بیان

باب مخلوط وہ ہے جو مختلف جنسوں سے مل کر بنے جیسا کہ تیرہ ہیں۔

(۱) مہموز الفاء (۲) مہموز التین (۳) مہموز اللام (۴) امثال وادی (۵) امثال یائی (۶) اجوف وادی (۷) اجوف یائی (۸) ناقص وادی (۹) ناقص یائی (۱۰) لقیف مفروق (۱۱) لقیف مقرون (۱۲) مضاعف ثلاثی (۱۳) مضاعف ثلاثی ناقص رباعی۔ اور جب ایک کو ان میں سے دوسرے کی مانند ملایا جائے تو بہت سی تہیں بنتی ہیں۔ مگر اس جگہ صرف کثیر الاستعمال اقسام درج ہوں گے۔

۱۔ مہموز الفاء و اجوف وادی۔ باب نصر یتصرف سے الّا و ب رجوع کرنا اَبْ یُؤَبْ بروزن قال یتوَلّی ہمزے میں قواعد مہموز جاری ہوں گے اور و میں قواعد مقتل وادی مگر جس جگہ مہموز اور مقتل کے قاعدے میں تضاد ہوگا مقتل کے قاعدے کو ترجیح دی جائے گی۔ یُؤَدِبْ مگر اصل میں یُؤَدِبْ تھا۔ قاعدہ رَأْسُ مقتضی ہے کہ ہمزہ کو الف سے تبدیل کیا جاوے اور قاعدہ مقتل وادی مقتضی ہے کہ حرکت واو کو اس کے ماقبل کی طرف نقل کیا جائے اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔

۲۔ مہموز الفاء و اجوف یائی۔ باب ضرب یتضرب سے الّا یُذْ (قوی ہونا) اَدْ یُذْ بروزن باع یتبع اس باب میں ضربی قاعدہ بالا جاری رہیگا۔ اور یُذْ بقاعدہ نقل حرکت یتبع کے وزن پر رہیگا۔ (۳) مہموز الفاء و ناقص وادی۔ باب نصر یتصرف سے الّا و (کو تا ہی کرنا) اَنَا یُؤْ بروزن دُعَا یُذْ ہمزہ میں قاعدہ مہموز اور و میں قاعدہ ناقص جاری ہوگا۔

(۴) مہموز الفاء و ناقص یائی۔ باب ضرب یتضرب سے الّا یُذْ (دانا) اَنَا یُذْ بروزن رُمِ یُرْمِ باب فتح یتفتح سے الّا بار (دنگار کرنا) اَبِ یُذْ

(۵) مہموز القاولین صقر بن باب ضرب یضرب سے الایوی
 (پناہ لینا) ایوی یاوی بروزن طوی یطوی +
 (۶) مہموز العین ومثال وادی باب ضرب یضرب سے الوادی
 درندہ درگور کرنا) وادی دیمد بروزن وعد یعد +
 (۷) مہموز العین وناقض یائی باب فتح یفتح سے الرودیہ
 (دیکھنا اور جانتا) الرودیہ یری۔ مہموز کا قاعدہ نمبر ۱۱) اس باب کے افعال
 میں وجوہ جاری ہوگا۔ اور اسمائے مشتقہ میں اسم مقول مڑی و اسم
 ظرف مڑائی اور اسم آلہ مڑاۃ کے ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دیکر ہمزہ
 کا حذف جوازی ہے +

(۸) مہموز العین ولقیف مفرق باب ضرب یضرب سے
 التوائی (وعدہ کرنا) وائی یئی بروزن وئی یقی +
 (۹) مہموز اللام واجوف یائی باب ضرب یضرب سے
 الجئی دآئی) جآی یجی بروزن باع یبع باب فتح یفتح سے المبتئیہ۔
 (چاہنا) شآی یثآی +

(۱۰) مہموز القاولین مضاعف باب نصر ینصر سے الایامہ
 (ایام ہونا) ائی یوم بروزن ینمذ۔ ماضی۔ مضارع۔ امر۔ نہی۔ اور
 ظرف میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوگا۔ مضارع میں چونکہ ادغام اور
 تخفیف ہمزہ کے درمیان تعارض واقع ہوتا ہے۔ قاعدہ مضاعف
 کو ترجیح دیں گے۔ ایسا ارم میں یس کا حکم جاری ہوگا اور آمن کا قاعدہ
 جاری نہ ہوگا۔ مگر بعد ادغام کے بقاعدہ دوہمزہ متحرک دوسرے ہمزہ
 کو دہنایا جائے گا +

(۱۱) مثال وادی ومضاعف باب یبع یبع سے الودیہ
 (دوست رکھنا) وودی یوڈ بروزن یس یس +

سبق نمبر (۵۷)

خاصیات ---- البواب

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصیات البواب معانی البواب کو کہتے ہیں
یہ معنی کبھی بہ سبب خصوصیت وضع باب کے حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے
اوصاف خلقی باب گرم نیکروم اور عوارض نفسانی باب سمیع شمع کا خاصہ
ہیں مگر کبھی مادہ مجرد کو مزید فیہ میں لیجانے سے علاوہ معنی مادہ کے ایک
دوسرے معنی اس سے حاصل ہوتے ہیں جیسے خمر و سج رنگلنا (لازمی)
جب اس کو باب افعال میں لائے تو آخرہ آج رنگلنا ہوا جس میں زائد
معنی تحدیت کے پیدا ہو گئے *
اسی طرح بعض اوقات اسم جاد کو ماخذ قرار دیکر اس سے فعل
بناتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی پیدا ہوتے ہیں۔
جیسے ذنب (سونا) اسم جاد ہے اور ذنب (سولے) کا گلٹ کیا
فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے کے جدید معنی پیدا ہو
اور یہ اشتقاق زیادہ تر البواب مزید فیہ میں ہوتا ہے *
ثلاثی اور رباعی کے جو البواب پہلے بیان ہو چکے ہیں ان میں سے
ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں مگر ثلاثی خبر کے پہلے تین
باب دضررت، نصرت، سمیع (کثیر الخواص ہیں ان تینوں کو کثرت
استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث
اصول اور اتم الالبواب بھی کہتے ہیں۔ اب ہر ایک کی خاصیتیں مع
مثالوں کے بیان کی جاتی ہیں *

تِلَاوَتِ مجرّم کے ابوابِ کِخاصیتیں

بیان خاصیت

اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے۔ مغالبہ کے معنی یہ ہیں کہ ایک شغل شخص غالب کے اظہار غلبہ کی واسطے باب مفاعلہ کے بعد نامیں جیسے *مُجَاہِدٌ زَبِیدٌ* یا *مُحَصِّنٌ* (میں اور زبید یا محسن جھگڑتے ہیں) لکرتے ہیں جس کے نام میں اس پر غالب ہوں۔

اس باب کا خاصہ بھی مغالہ ہے۔ مگر جب کہ مثال و اجوف بانی و ناقص بانی ہو جیسے *عَبْدُ اللَّهِ*، *زَيْدٌ*، *كَافِرٌ*، *مُتَّبِعٌ*، *رَزِيقٌ* مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے مگر میں اس خرید و فروخت میں اس سے بڑھ جاتا ہوں)۔

تنبیہ :- اظہار غلبہ کی صورت میں باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی فعل
لایا جائے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اگر فعل صحیح یا اجوف یا ناقص
واوی ہو تو ہر کیفیت باب نصر سے ذکر کیا جائیگا۔ خواہ اصل وضع میں
اس سے مستعمل نہ ہو جیسے یضاً یضیٰ زیداً فاضراً (زید میں اور مجھ میں مار
کٹائی ہوتی ہے مگر میں اس پر مار کٹائی میں غالب آتا ہوں) اگر فعل مذکور
مثال واوی یا یائی یا اجوف یا ناقص یا بی ہوں تو اظہار غلبہ عموماً ضرب سے
ہوگا جیسے یضاً یضیٰ زیداً فاضراً (زید کا مجھ سے زبرد کی میں مقابلہ ہوتا ہے
مگر میں زبرد کی میں اس پر غالب آتا ہوں) ﴿
ان دونوں مثالوں میں اضرب کو اضرب یضم الراء اور انہو کو
انہی بکسر الہاء پڑھیں گے۔ اگرچہ درعمل پہلا مکسور الراء اور دوسرا
مضموم الہاء ہے ﴿

سبق نمبر ۱۵

بیان خاصیت

نمبر

یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہے اور کچھ جزئی بیماری۔ رنگ بیہوش اور علیہ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہیں جیسے خُرون (غنا کا ہونا) فرح (خوش ہونا) سُخ (سجایا ہوا) کُدر (گدا ہوا) غور (گنا ہوا) بُلج (کشان ابر ہوا)

اس باب کی خاصیت لفظی ہے۔ اس سے صرف وہ افعال آتے ہیں جن کے معنی یا لام کلمے کی طرف تعلق ہو۔ جیسے ذہب (وہ گیا) وضع (اُس نے رکھا) نَزَن (نزدک) و ابی یا بی چند الفاظ خلاف قاعدہ اس باب سے آتے ہیں۔

تنبیہ:- میں یا لام کلمے کا حرف تعلق ہونا اس کی دلیل نہیں ہے کہ وہ لفظ باب فتح سے ہے۔ جیسے وَعْدٌ یَعِدُّ یُفْلِحُ یُفْلِحُ۔ اگر عین کلمہ اور لام کلمہ دو ہم جنس ہوں تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا۔

یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اس کے معنی میں اوصاف خلقی پائے جاتے ہیں جیسے خُش (خوش ہوا) شُج (دلیر ہوا) اور جواد صا بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے فُح (سجھا رہا ہوا) اُذِب (صاحب ہوا)

نکتہ لطیفہ:- اوصاف خلقی و عوارض انسانی باب یمع سے بھی آتے ہیں مگر فرق صرف اس قدر ہے کہ ماضی مضمر العین سے جو اوصاف آتی ہیں وہ عموماً دوام پر دلالت کرتے ہیں جیسے حُت (اور ماضی مضمر العین سے جو اوصاف آتے ہیں وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہیں جیسے قُرْ حَان)

اس باب کی خاصیت لفظی ہے صرف دو لفظ صحیح کے (حَسِبَ و نَعِم) اور جن الفاظ مثال داوی کے آتے ہیں جو تعداد میں پھوٹے ہیں جیسے وِیَم (سورج گیا) وِیَث (دور تھا ہوا) وغیرہ۔

حرف خلقی جیسے ہیں۔ ہَمْہ۔ ہَمْہ۔ ہَمْہ۔ ہَمْہ۔ عِین و غِین +

سابق نمبر (۱۰)

نام	بنیاد	تصانیف	تلفظ
تکلمت	ماخذ میں لفظ تکلمت	تکلمت	تکلمت
تجذیب	ماخذ سے پریر کرنا	تجذیب	تجذیب
تعمیل	ماخذ کو کام میں لانا	تعمیل	تعمیل
انتخا	کچھ چیز کو ماخذ بنانا	انتخا	انتخا
تلا	کچھ کو آگے بڑھانا	تلا	تلا
تحو	کچھ کو تبدیل کرنا	تحو	تحو
تصیر	کچھ کو تصویر بنانا	تصیر	تصیر
تفصیل	کچھ کو تفصیل سے بیان کرنا	تفصیل	تفصیل
ابتدا	کچھ کو ابتدا سے بیان کرنا	ابتدا	ابتدا

اس میں ماخذ فعل مطلوب و مرغوب ہوتا ہے

سبق نمبر (۶۲)

نام	اشترک	تجنیل	معاذ	معاذ	معاذ	معاذ	ابتدا
۱۔	دو تصور کا ایک شری کا کل نام ایک جنگ میں بھی ہوتا سیدنا پیغمبر	دوسرے تصور کا نام ہے دیکھنا	جور کے معنی ہونا	انفل کے معنی ہونا	فعل کے معنی ہونا	فعل کے معنی ہونا	اس سے اپنے گھر
معاذ	فَاتِلٌ رَّيْلٌ عَسْرٌ زید اور عسر بنی ہوتا (کبار)	...	سَا قَرَّ زَيْدٌ زید نے سفر کیا	بَا عَدَلٌ زید نے عدل کیا	صَا عَدَلْتُ زید نے عدل کیا
تفان عمل	زید اور عسر بنی ہوتا (کبار)

فائدہ :- باب مفاعله اور تفاعل دونوں اکثر اشترک کیواسطے آتے ہیں۔ لفظاً
ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعله میں ایک اسم بصورت فاعل اور
دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونوں بصورت فاعل لیکن معنی
کچھ فرق نہیں یعنی دونوں بابوں میں ہر دو محض فاعل اور مفعول ایک دوسرے کے ہوتے ہیں۔
مثلاً تکلف اور تجنیل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں ماضی فعل مرغوب فیہ ہوتا ہے بخلاف تجنیل کے
کہ اس میں مرنے والے شخص کو دھوکا دینا مطلوب ہوتا ہے اور ماضی فعل طبعاً مکروہ +

سبق نمبر (۶۳)

نام	باب	افتعال	استفعال
انتخا	معنی اوپر گزرنے	اجتہد الفاعل وہ ہے جس نے بل بیا (ماخذ حجر)	استوتون الیہنک انہی منہنک انہی
انتخو	تخصیص یافتہ ہیں	الکسب العجمی (کسب سے شریعت کے ماخذ کتب)	...
تخیر	فائل کا فضل اپنے لئے کرنا	الکمال الشیعی (کمال سے اپنے لئے کرنا)	...
مطلو	معنی اوپر گزرنے	حکم المذبح (حکم میں سے اس پر بھروسہ)	...
فعل	ماخذ طلب کرنا
طلب	کسی چیز کا ماخذ لانا
لیاقت	معنی اوپر گزرنے
فعل	کسی چیز کو موصول کرنا
حسان	ہما قد بان کرنا
فعل	فعل سے ہر بات یا صفت کو کرنا
فعل	معنی اوپر گزرنے

کسب اور انتخاب میں یہ فرق ہے کہ کسب طلب تحصیل سے کا نام ہے اور انتخاب کے معنی میں کسی شے سے حاصل کرنے میں مبالغہ اور کوتاہی کرنا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لہذا کسب و عذیبہ کسب و عذیبہ ہر جی کو اس کا نفع پہنچ جاتا ہے جو اس نے ادنیٰ سے ادنیٰ محنت سے کی ہو۔ اور وہ بال اسی صورت میں آتا ہے کہ ماحرمانی کے لئے کوشش کی ہو مثلاً چونکہ اس باب کے معنی میں طلب ہوتی ہے اس لئے فعل لازم اس باب میں آئے ہیں مثلاً ہو جانا ہے۔ مثلاً و عذیبہ میں معنی یقین کے ہوتے ہیں اور حسان میں معنی شک کے +

سبق نمبر (۶۱)

نام باب	لزم و نتائج	مطاوعت	ابتدا	مبالغہ و لو	عائز
---------	-------------	--------	-------	-------------	------

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور جو لفظ اس باب آئے اس کے واسطے ضرور کہ فعل جواح کا اثر یعنی ماکفہ یاؤں وغیرہ اعتقاد پوری کا کام ہوا اس کے قائلہ میں یہ سات حرفت نہیں آتے۔ لی۔ تم۔ ت۔ ن اور تین ر علت۔ اگر یہ حرفتوں اس باب کو افتعال سے لاتے ہیں۔

انفعال	کسر۔ انکسار (نوشنا)	کسر۔ فاکسار (نوشنا)	انفلاق (نوشنا)	انفلاق (نوشنا)	انفلاق (نوشنا)
--------	---------------------	---------------------	----------------	----------------	----------------

ان دو بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون عجیب غالب آتا ہے۔

افعال
-------	-----	-----	-----	-----	-----

اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے۔

اذیعال
--------	-----	-----	-----	-----	-----

اکثر لازم آتا ہے اور کوئی مجرد جو اس کے متن سے مناسبت رکھتا ہو

افعال
-------	-----	-----	-----	-----	-----

× اقتضاب اور امتداس یہ فرق ہے کہ اقتضاب کا مادہ تلافی مجرد سے بالکل نہیں آتا اور امتداس مادہ مستقل ہوتا ہے مجرد سے مجرد میں ہوتے ہیں وہ مزید نہیں ہوتے جیسے استحقاق مزید نہیں ہوتا۔ اور مجرد و شفق کے معنی نہیں مہربان ہوا۔

اور وہ پانچ بیٹے ہیں۔

وَصُنْعُهُ (منو کرنا) طَبْعُهُ (پاک کرنا) وَلَوْعُهُ (رجس کرنا) وَقَوْلُهُ
(امین ص ۱۸۸) قَبُولُهُ (قبول کرنا) *

جہز مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں:-

اسم فاعل کی مثال :- جیسے گاؤں کا زمیندار (یعنی کذاب) یا قبیۃ (یعنی بقا) خدا نے تعالیٰ

[illegible]

وہاں پہلے تو ایک بڑی کھدائی کی گئی تھی جس میں سے پتھر لیا گیا تھا۔

اسم معقول کی مثال :- یہی کیسور دیکھی میرا سنسوں کی جی (مستند)

تعالیٰ فرماتا ہے **يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ** (اے مسلمانو!) تم میں سے جو لوگوں نے کفر سے توبہ کر لی ہے، ان کے گناہوں کو مٹا دیا ہے اور ان کے لیے جو کچھ تم سے پہلے کے لوگوں کے لیے تھا، اسے تم پر بھیج دیتا ہوں۔

وزن بہت کم مستعمل ہے کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرور آتا ہے اور اس

تے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہیں جیسے مصداقہ مصدر مزید فیہ اور مصداقہ اسم

ایسا ہی اعطاء ہو گا۔ انہماک و فہم۔ ایسا ہی و بیاض۔ بعض لوگ ان

اسما کو حاصل معذور قرار دیتے ہیں :-

سبق نمبر (۱۸۹)

۱) اگر ماضی کا علیحدہ مفتوح ہو تو مصدر لازم الکر فتح و دل مقدر لفظ

کے دلزار آتے ہیں جلسہ و خفا و خود آ۔ اور اگر عبد کل مکسہ پہن لے کر کثرت خفا و شہرہ

کے درن پر ماحے جیسے دھل و گولا۔ اور اگرچہ یہ مہمہ مسور ہو تو اگر کمال کیسے

لے دن پر آتا ہے جیسے فرح فرما اور متعدد سعدی دلوں سے فحل و دسکون

ہیں، کئے وزن پر آتا ہے جیسے صواب ضرب با۔ خرمیل جھپٹا۔ اگر ماضی کا طبعی حکم

ضمیمہ سو تہ اکثر فعل فاعل فعل فعل کے وزن پر آتا ہے۔ گرامر

يَقْظُمًا - كَرَّمَ عَمَّا حَسَنًا

(۲) تلافی مجروح کے ہر فعل سے مقصد مسمیٰ مفعول (ربطہ عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ

صنایع کا عین کل مفتوح ہو یا مضبوط یا کمزور جیسے مفتوح و رکھنا مفتوح و

اور اللہ مہضت (مازنا) اور سچ (یک عین) شاذ سے کہیں اس کے آخر

[illegible]

میں تہی لاشہ ہولی ہے۔ مسئلہ (پوچھنا)

تو فَعْلَہ کے وزن پر اور جب واسطے معنی نزع کے پڑا کہ جائے تو فَعْلَہ کے وزن پر آتا ہے بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائید نہ ہو جیسے جلس سے جلسۃ ذابک دفعہ بیٹھنا) مرثۃ کے واسطے اور جلسۃ در بیٹھنے کا طریق) نزع کے واسطے اگر مصدر کے آخر میں تاء ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا جائے گا جیسے ہدایۃ و اجدۃ۔ ہدایۃ حسنۃ

فَعْلَال ۶ :- فَعْلَالۃ کے واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اکلۃ دلالۃ اور فَعْلَالۃ اس پر چر کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ماضی ہو جیسے فَعْلَالۃ ترشہ ماضی (۴) جو افعال ترشہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں ان کے مصادر اوزان ذیل پڑتے ہیں :-

فَعْلَالۃ شرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خیالۃ رسیانۃ تجارت۔
(سوداگری) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آتے ہیں جیسے دکانۃ دکان (وکانۃ دکانۃ حکومت کرنا) فَعْلَالۃ حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَکَانۃ (دوڑنا) خَفَقَانۃ (دل کا دھڑکنا) فَعَالۃ اور فَعْبِلۃ اصوات کے واسطے تَبَارِجۃ دگنے کا بھونکنا) صُرَاۃ دھینچنا) یَدِیْرۃ کبوتر کا آواز دینا) زَبِیْرۃ دشیر کا آواز کرنا) اور نیز فَعَالۃ دروں اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعۃ درد سر ہونا) سَعَالۃ رکھنا) فَعْلَالۃ رنگوں کی واسطے جیسے قَمْرۃ و سُرۃ ہونا) کَمَرۃ (گدلا ہونا) +

(۵) جبکہ مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تفعّال اور فَعْلَال کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجَرَّعَ (زیادہ دوڑنا) مبالغۃ تَوَلَّعَ (زیادہ رد کرنا) مبالغۃ رَدَّ (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغۃ حَثَّ (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغۃ دَلَّ (زیادہ دلائل پر)

سبق نمبر ۶۹

تانیث کا بیان

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت ہو علامتیں تین ہیں
 (۱) یہ علامت تانیث کی ہے اسمائے جامد اور صفات دونوں کے
 ساتھ آتی ہے اور قیاساً ہر صفت کے آخر میں تانیث کیلئے لگائی
 جاتی ہے جیسے اَمْرٌ مَرْءٌ مَرْءٌ قَاتِلٌ مَرْءٌ قَاتِلٌ
 (۲) الف مقصورہ :- اَفْعَلُ اَتَفَعَّلُ اَفْعَلُ اَتَفَعَّلُ اَفْعَلُ اس کے لگانے
 سے بنتا ہے جیسے اَحْسَنُ رَنیک مرد سے حَسَنٌ رَنیک عورت) +
 (۳) اَلْفُ مَسْمُوكٌ وَاَدَا :- اَفْعَلُ صَفْتِیْ کا مؤنث فَعْلًا رُبَّنَا لے کے
 واسطے یہ علامت ہمیشہ لگائی جاتی ہے جیسے اَنْبِیَیْشُ رُکُور رَنیک آدمی
 سے نَبِیَّئَا رُکُور سے رَنیک کی عورت) +

مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حقیقی دوسری لفظی ہے
 حقیقی وہ ہے جس کے مقابلے میں نہ جاندار جیسے اَمْرٌ مَرْءٌ (عورت)
 کہ اس کے مقابلے میں اَمْرٌ (مرد) ہے +
 لفظی :- وہ ہے جو حقیقی کے خلاف ہو کبھی اس میں علامت تانیث
 لفظوں میں ظاہر ہوتی ہے جیسے ظَلَمَ ظَلَمَ ظَلَمَ (کبشتری خوشخبری) -
 صَحَّرَ صَحَّرَ صَحَّرَ (اور کبھی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتی بلکہ مقدر ہوتی ہے
 جیسے اَرَضَ اَرَضَ اَرَضَ (پہلی قسم کو مؤنث قیاسی اور دوسری
 کو مؤنث سماخی کہتے ہیں) +

۱۰ تانیث کے علاوہ اور مطلب کیلئے بھی مستعمل ہوتی ہے مثلاً مَرْءٌ - نَزَعُ
 جر کا بیان صفحہ ۱۱۲ میں ہو چکا ہے - ایسا ہی دھت اور جمع کی واسطے بھی جیسا کہ
 جمع کے بیان میں مذکور ہو گا +

مؤنث سماعی کی شناخت کیواسطے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں صرف سماع و تتبع محاورات پر منحصر ہے۔ اس جگہ صرف چند الفاظ جو قاعدہ کلیہ کے تحت میں آسکتے ہیں درج کئے جاتے ہیں :-

اقول :- وہ الفاظ جو عموماً مؤنث مستعمل ہوتے ہیں :-
(الف) بدن کے تمام جفت اعضاء جیسے اذن (کان) عین (آئینہ) وغیرہ صرف حاجب (اردو) خد (درخارہ) اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں

(ب) شراب کے تمام نام جیسے خمر - خرد - طوم - بلالہ وغیرہ

(ج) ہوا کے تمام نام جیسے ریح - صرصر - وغیرہ

(د) درخت کے کل نام جیسے جنہشتم - سقر - وغیرہ

(ه) تمام جمعیں سوائے جمع مذکر سالم کے

دوم :- وہ الفاظ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں
(الف) مشہوروں کے نام بنا و بیل موصح کے مذکر اور بنا و بیل یغقہ کے مؤنث ہوتے ہیں

(ب) حرف تہجی مثلاً الف - ب - ت وغیرہ اور حرف عامل مثلاً
من و اری وغیرہ

(ج) اسم جمع مثلاً ركباً (اسم جمع ركباً) عیداً (اسم جمع عیداً) لیکن اہل و خیل و غنم خلاف قاعدہ واجب التانیث ہیں

۱۔ کسی اسم کے واجب التانیث یا جائز التانیث مستعمل ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جب فعل کو اس اسم کی طرف اسناد کریں تو فعل میں تذکیر و تانیث کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

اسمائے واجب التانیث میں فعل ہمیشہ مؤنث لایا جائیگا اور جائز التانیث میں اختیار ہے کہ فعل مذکر لائیں یا مؤنث۔ اس کا مفصل حال ہمارے رسالہ کتاب النحی سے معلوم ہوگا

سبق نمبر ۱۷

تشبہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :-

- ۱۔ واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ۔
- ۲۔ تشبہ جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون کسورہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے رَجُلَانِ، اِمْرَأَتَانِ۔
- ۳۔ واحد کے آخر میں الف ہو تو مفصلہ ذیل تخریجات ہوتے ہیں :-

(الف) اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں و کا بدل ہو تو وہ ہو جاتا ہے جیسے عَصَا سے عَصَوَانِ اور تہی کا بدل ہو تو تہی ہو جاتا ہے جیسے فِتًی سے فِتْلَانِ اور غیر سہ حرفی میں عموماً تہی ہو جاتا ہے۔ خواہ و یا ی کا بدل ہو۔ جیسے مِصْطَفًی (مادہ صَفَو) سے مِصْطَفِیَانِ اور جُحْنًی (مادہ جَحْنُ) سے جُحْنِیَانِ خواہ علامت تانیث ہو جیسے جُحْنًی سے جُحْنِیَانِ۔

(ب) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَآءٌ سے قُرَآءَانِ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا و سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے حُمْرٌ اُحمر سے حُمْرٌ اُحمر و ان و نہ جائز جیسے کِسَآءٌ سے کِسَآءَانِ۔

۴۔ تشبہ کی اصلی علامت توافف ماقبل مفتوح اور نون کسورہ ہے مگر الف کی جگہ بعض حالتوں میں تہی ماقبل مفتوح آجاتی ہے جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَیْنِ اس کا حال کتاب لغو میں معلوم ہو گا۔

۵۔ اس بات کی شناخت کہ الف و کا بدل ہے یا تہی کا نوبتوں ہو سکتی ہے کہ اگر سہ حرفی پر بصورت الف ہو تو و کا بدل سمجھو۔ اور بصورت تہی ہو تو تہی کا اور غیر سہ حرفی میں مطلقاً تہی کی صورت میں ہوتا ہے مگر اصلی مادہ کے لحاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

۳۔ جمع وہ ہے جو دوسرے زیادہ پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں :-
 اول جمع سالم جس میں واحد کی بنا قائم نہ رہتی ہے۔ صرف اس کے آخر میں
 و ساکن ماقبل مضموم اور نون مفتوح (و-ن) زیادہ کرنے سے جمع مذکر
 سالم بن جاتی ہے جیسے مُسَلِّمٌ، یسے مُسَلِّمُونَ اور آت لگانے سے جمع
 مؤنث۔ جیسے ہند سے ہنڈاٹ۔ اگر واحد کے آخر میں ت تانیث کی ہو
 تو گر جاتی ہے جیسے مُسَلِّمَةٌ سے مُسَلِّمَاتٌ ۞

تثانیہ :- جمع سالم بنانے کے وقت امور ذیل کا لحاظ رکھنا ضروری
 ۱۔ اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع (و-ن) سے آئیگی
 جیسے زیدہ۔ زیدو-ن۔ قاتلہ۔ قاتلو-ن ۞

(۲) اگر علم مؤنث عاقل یا صفت مؤنث عاقل یا صفت غیر عاقل کی ہو
 تو جمع آت سے آئے گی۔ جیسے ہند۔ ہنڈاٹ۔ قاتلہ۔ قاتلاٹ
 اور صافینہ۔ دغمدہ گھوڑا۔ صافناٹ ۞

ان دونوں شرائط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جمع مذکر سالم
 صرف ذوی العقول کے علم یا صفت کی ہوتی ہے۔ غیر علم یا صفت غیر
 ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس رجل کی جمع رجُلُونَ اور ناسی کی
 جمع ناسِیُونَ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا صفت
 نواسی ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے۔ ارض۔ ارضہ کی جمع اَرْضُونَ۔ سِنُونَ
 خلاف قیاس آتی ہے ۞

دوم جمع مکسر۔ جس میں واحد کی بنا ٹوٹ جائے اس کی دو قسمیں ہیں۔
 ایک جمع قلت جس کا اطلاق تین سے دس تک ہوتا ہے۔
 دوسری جمع کثرت۔ جو دس سے زیادہ پر بولی جاتی ہے۔

جمع قلت کے چار درجہ ہیں اور کثرت کے اوزان بے شمار اور زیادہ
 تر سماع پر منحصر ہیں۔ مشہور اوزان نقشہ ذیل میں درج کئے
 جاتے ہیں :-

جميع قلوب کے انوار

(۱) جمع قلت جبار است اَلْبَيْتَةُ * * * اَفْعُلْ وَاَفْعَالٌ وَنَحْلَةٌ اَنْفَعِدْ

منتہی المجموع کے اوزان

وزن جبع	وزن مضارع	شرط	امثلة
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	مَفْعَلٌ مَفْعَلَةٌ فَاعِلَةٌ فَاعِلٌ	اسم ظرف اسم خبر اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف	مُسَجَّدٌ - مَسَاجِدُ جبع - مَضْرِبٌ - مَضَارِبُ جبع مَكْرَمَةٌ (بزرگی) مَكَارِمُ جبع کَاثِمَةٌ (پیش شانہ اسب) کَوَاتِبُ جبع - مَائِمَةٌ تَوَائِمُ جبع کَلْبٌ (موندھا) کَوَابِلُ جبع - نَابِسٌ (ہینگنے والا) تَوَائِمُ جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ	اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف	سَفِينَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ جبع - لَفِيضَةٌ (عمدہ) لَهَاوِثُ جبع عَجُوزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِرُ جبع خَمَامَةٌ (کبوتر) خَمَائِمُ جبع - رَسَالَةٌ (خط) رَسَائِلُ جبع - زَوَائِبُ (زلف) زَوَائِبُ جبع شَمَائِلُ (خصلت) شَمَائِلُ جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ فَعْلَلَةٌ	اسم موصوف اسم موصوف اسم موصوف	صَحْرَاءُ (جنگل) صَحَارِي جبع - عَذْرَاءُ (دکنواری) عَذْرَاءُ جبع - قَتَوْنٌ (حکم سری) قَتَاوِنُ جبع ذِفْرَتِي (سیس گوش) ذِفَارِي جبع
فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ فَعْلَالٌ	مَفْعَلٌ مَفْعَلٌ مَفْعَلٌ	اسم آلہ ...	مَضْبَاحٌ (چراغ) مَضَارِبُ جبع مَلْعُونٌ (لعنت کردہ) مَلَاعِينُ

تنبیہ: جو اسم رباعی یا اس کا ہوزن ہو کسی جمع قیاساً اوزان خبر کے مطابق ایسی جیسے جَعْفَرٌ (نام) جَعَاظٌ - جَعْبٌ (انگلی) اَصَابِحُ - اگر آخر میں کاف ہو تو گرجائیگی جیسے خَیْرٌ - خَیْرٌ - اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو میاقبل مسور سے بدل کہ اس کی جمع وزن خبر (۲) کی صورت میں ہوگی - جیسے فَرَطٌ (کاغذ) فَرَاطِيسُ - سُلْطَانٌ (بادشاہ) سُلَاطِنُ - اَعْلِمُ (دلایت) اَقْبَلِمْ - جو خماسی ہو اس کا آخر حرف اگر اوزان خبر (۱) کے مطابق جمع بناؤ - جیسے سَفَرٌ (سفر) سَفَارِجُ اگر آخر حرف سے پہلے مدہ زائد ہو تو اس کو بھی گراؤ جیسے عُنْدَلِبٌ (بگل)

(۱۱) کبھی جمع کے حرف اور ہونے ہیں اور واحد کے اور اس کو اصطلاح میں جمع میں غیر لفظ کہتے ہیں جیسے امرؤ کی جمع نسأؤ اور نؤؤ کی اور نؤؤ (۱۲) کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہوتا ہے جیسے امہ (۱۳) امہات - فہ (۱۴) فہات - مارہ (۱۵) مارہات -

(۳) بعضی واحد اور جمع میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ صرف اعتباری فرق ہوتا ہے جیسے مُلّاک کشتی و کشتینا۔

۴) شخصی جمع کی جمع کی جاتی ہے اور اسکو جمع جمع کہتے ہیں جیسے :-
 کلمت زکواۃ الکلمت اکائیہ
 نعمت زکواۃ نعمت اکائیہ
 جمع زکواۃ جمع اکائیہ
 جمع زکواۃ جمع اکائیہ

۱۵۔ بعض اوقات یہ ہر کہ قہ کے ساتھ واحد پر اور بدون قہ کے جنس پر اور کجی قہ کے ساتھ جنس پر اور بدون قہ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں :-
ان کو اسم جنس کہتے ہیں ۔ چلیے

شجرہ درخت درخت (درخت درخت) گناہ گناہ (گناہ گناہ) گناہ گناہ (گناہ گناہ)
 نمروہ (نمروہ) نمروہ (نمروہ) نمروہ (نمروہ) نمروہ (نمروہ) نمروہ (نمروہ)
 بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان میں جمعیت کے ساتھ پائے جاتے ہیں
 دران کا واحد نمبر ہوتا جیسے قوم (گروہ) (گروہ) (گروہ) (گروہ) (گروہ)
 اس کا وزن جمع کے وزن سے شاذ مرتبہ جیسے ایک (سوار)
 (سواران) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار)
 (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار)
 (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار)
 (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار) (سوار)

سبق نمبر (۱۳۱) نسبت کا بیان

اسم کے آخر میں یا تے مثلاً دما قبل کسور بڑھانے کو نسبت کہتے ہیں اور اس طرح سے جو اسم بنتا ہے اسکو منسوب۔ اسم منسوب یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس اسم کے آخر میں یا تے نسبت لگائی گئی ہے اس کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ہے جیسے ہندوئی جس کو ہند سے کچھ تعلق ہو، مسیحی جو مسیح کے مذہب کا متفق ہو، نسبت کے قاعدے حسب ذیل ہیں :-

(۱) جس لفظ کے آخر میں تے ہو نسبت کے وقت اس کا حذف کرنا واجب ہے جیسے
کَوْفَةٌ کَوْفٌ مَكَّةَ مَكَّةٌ اور نسبت کے بعد موت کیلئے تے زیادہ کر دی جاتی ہے۔ جیسے مَكَّةٌ مَكِّيٌّ و مَكِّيَّةٌ +

(۲) فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ فَعِيلَةٌ جب ناقص ہو تو پہلی ہی کو دور کر دیں دوسری کو و سے بدل کر ماقبل کو فتح دیں جیسے عَلِيٌّ عَلَوِيٌّ غَنِيَّةٌ غَنَوِيٌّ اُمِّيَّةٌ اُمَوِيٌّ +

(۳) جو اسم غیر اعراف و غیر مضاعف فَعِيلَةٌ يافَعُولَةٌ کے وزن پر یا غیر مضاعف فَعِيلَةٌ کے وزن پر ہو حرف علت اور تے کا حذف اور عین کا مفتوح کرنا واجب ہے۔ جیسے مَدَنِيَّةٌ مَدَنِيٌّ كَهُولَةٌ كَهْلٌ جَهَانِيَّةٌ جَهَنِيٌّ مَرْطَبِيَّةٌ اور سَلْبِيَّةٌ سَلْبِيٌّ اور سَلْبِيَّةٌ خلاف قیاس آیا ہے۔

(۴) فَعِيلٌ اور فَعِيلٌ صمیم سے ہی نہیں گرتی جیسے رَبِيعٌ رَبِيعِيٌّ عُبَيْدٌ عُبَيْدِيٌّ مگر تَقِيْفٌ سے تَقِيٌّ اور فَرَشِيٌّ سے فَرَشِيٌّ خلاف قیاس آیا ہے +

(۵) الف مقصورہ اگر تسمیری یا چوختی جگہ ہو تو و سے بدل جاتا ہے جیسے رَضَوِيٌّ رَضَوِيٌّ +

مَوَلَوِيٌّ مَوَلَوِيٌّ اور یا پخول جگہ ہو تو گ جاتا ہے جیسے مَضْطَفِيٌّ

مَصْطَفٰی مَرْمَضَ طَفَوٰی بھی آیا ہے +

۶۔ الف ممدودہ کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو بحال رہتا ہے جیسے قَسَّاءٌ
قَسَّ اِیَّیْ اور علامتِ نانیث ہو تو و سے بدل ہوتا ہے۔ جیسے
بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیْ اور اگر اصلی حرف کا بدل ہو تو دونوں صورتیں
جائز ہیں جیسے سَمَاءُ رَسَمَاءُ سے سَمَائِیْ و سَمَاوِیْ +
(۷) جو یائے مشدود سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ قائم
مقام یائے نسبت کے ہو جاتی ہے۔ جیسے شَافِعِیْ دام شافعی ہے
شَافِعِیْ دام شافعی (م کا پیرو) +

(۸) اگر کسی تیسری جگہ بعد کسرہ یائی کے ہو تو و سے بدل جاتی ہے قبل
کو فتح دیا جاتا ہے۔ جیسے عِلْمٌ (عِلْمِی) سے عِلْمِوِی۔ حَقٌّ سے حَقِوِی
اور اگر جو تہی جگہ ہو تو اس کا حذف اور و سے ابدال دونوں جائز ہیں
جیسے دُہلی سے دُہلی و دُہلیوِی اور اگر پانچویں جگہ ہو تو گر جاتی ہے
جیسے مُشترِی سے مُشترِوِی +

(۹) اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو کر دو حرفی رہ گیا ہو
تو نسبت کے وقت حرف اصلی واپس آ جاتا ہے جیسے اَخٌ۔ اَخِوِی
اَبٌ۔ اَبِوِی۔ دَمٌ۔ دَمِوِی +

(۱۰) بعض الفاظ کی نسبت خلاف قیاس بھی مسموع ہوئی ہے
جیسے نَوَسٌ۔ نَوَسَاوِیْ۔ حَقٌّ۔ حَقَاوِیْ۔ هِنْدٌ۔ هِنْدَاوِیْ
(سیف ہندی) مَرَوْ۔ سے مَرَاوِیْ (مرو کا آدمی) سَرِیْ سے
سَرَاوِیْ (رے کا رہنے والا) یَمِیْ سے یَمَاوِیْ۔ بَادِیْتٌ سے
بَدَاوِیْ (جگلی) +

صوبہ چہ

علم صرف کے متعلق جو مضامین علمائے عرب اپنی کتابوں میں لکھے
 جاتے ہیں ان میں سے ضروری محشوب افضل الہی لکھی جاتی ہیں۔ ان
 بزرگوں کے علاوہ ہمارے زمانے کے اہل علم اور بالخصوص مصلحین پر
 معارف و نکرہ کے اقسام اور نکت حروف کے متعلق جو اضافہ کیا ہے۔ مناسب
 معلوم ہوتا ہے کہ کچھ بیان اس کا بھی کیا جائے۔ چنانچہ یہ ضمیمہ ان ہی
 پر مشتمل ہے۔

سین نمبر (۵)

معرفہ و نکرہ کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ و نکرہ

معرفہ وہ اسم ہو جو متین پر دلالت کرے۔ نکرہ وہ جو غیر متین پر دلالت کرے۔

اس معرفہ و نکرہ کی چھ قسمیں ہیں

(۱) علم جو کسی شخص یا چیز کا نام ہو جیسے زید نام شخص اور نام شہر

(۲) معرف بالذکر یعنی جو رسم پر دلالت دے اور جیسے احمیہ

(۳) ضمیر جیسے انا (میں) انت (تو) وغیرہ

(۴) اسم اشارہ جیسے ہا (یہ) ذلک (وہ)

(۵) اسم موصول جیسے الذی (جو) الہی (جس کا)

(۶) جو ان پانچوں میں سے کسی ایک طرف معائنہ ہو جیسے کتاب زید (زید

کی کتاب)۔ ان میں سے نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ کا بیان ذیل میں درج کیا جاتا ہے

ضمیر کا بیان

ضمیر وہ ہے جو محکم یا مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔ اس کا دو قسمیں ہیں

(۱) ضمیر منفصل جو ایک مستقل کلمہ یعنی اسم ظاہر کی طرح مستقل ہو جیسے

انا (میں) انت (تو) ضمیر متصل ہے جو اپنے قبیل کا جزو بن کر مستقل ہو جیسے

ضمیر متعلق کی رشتہ

ان حروف تہجیہ اور اسم کرہ اس کو معرہ بنا دیتا ہے جیسے انا ہر شخص کو

سبق نمبر (۷۷)

ضمائر منصوب متصل

یہ ضمیریں فعل کے ساتھ آتی ہیں اور مفعول واقع ہوتی ہیں۔ جیسے
 ضَرْبَةُ رَأْسٍ (گوارا) میں کہ ضمیر مفعول ہے گردان یوں آئے گی :-

غائب	مخاطب	متکلم	لا اصل ضمیر کے علاوہ ضَرْبُ
ضَرْبُهُ	ضَرْبُكَ	ضَرْبِي	بِأَصْلِ
ضَرْبُهُمَا	ضَرْبُكُمَا	ضَرْبِنَا	بِأَصْلِ
ضَرْبُهُمْ	ضَرْبُكُمْ	...	بِأَصْلِ
ضَرْبُهَا	ضَرْبُكَ	...	بِأَصْلِ
ضَرْبُهُمَا	ضَرْبُكُمَا	...	بِأَصْلِ
ضَرْبُهُنَّ	ضَرْبُكُنَّ	...	بِأَصْلِ

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد اشباع ہو کر
 و معروف کی طرح پڑھا جاتا ہے جیسے ضَرْبَةُ اور حرف ساکن کے بعد صرف
 ضمہ کی آواز دیتا ہے اِضْرِبْ

(۷۸) ضمائر مجرور متصل

یہ ضمیریں حرف اور اسم کے ساتھ متصل ہوتی ہیں اور ان کی گردان
 مثل ضمیر منصوب متصل کے آتی ہے۔ دیکھو ضمیر مجرور متصل بحرف میں کہیں گے
 لَهُ - لَهُمَا - لَهُمْ - لَهَا - لَهُمَا - لَهُنَّ - لَهَا - لَهُنَّ اور ضمیر مجرور متصل ہام
 میں کہیں گے۔ كِتَابُهُ - كِتَابُهُمَا - كِتَابُهُمْ - كِتَابُهَا - كِتَابُهُمَا - كِتَابُهُنَّ
 تنبیہ :- کہ کا ضمہ حرف مفتوح و مضموم کے بعد مجرور متصل میں مثل منصوب
 متصل کے اشباع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ماقبل اس کے حرف کسور
 تو کسرہ اشباع ہو کر ہی معروف کی مانند پڑھا جائیگا جیسے یہ اور اگر ...
 ماقبل ہی ساکن ہو تو اس پر صرف کسرہ پڑھیں گے جیسے عَلِيٌّ فَيَبْرُ

سبق نمبر (۷۷)
اسم اشارہ اور موصول کا بیان
اسمائے اشارہ کیواسطے یہ الفاظ مقرر ہیں :-

واحد	تثنیہ	جمع
هَذَا تَا. تَه. تَهِي. تِي ذَه. ذَهِي. ذِي	ذَانِ تَانِ	أُولَئِكَ (بالمد) أُولَى رَبِّ الْقَصْرِ

ان اسماء کے پہلے اکثر لفظ تھا داخل ہوتا ہے اور اس کو مخاطب کو تنبیہ کرنی محقق ہو جاتی ہے

مذکر مؤنث	هَذَا هَذِهِ	هَذَانِ هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ
--------------	-----------------	---------------------	-----------

اسم اشارہ قریب کے بعد لاء یا اللہ لگانے سے اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے

مذکر مؤنث	ذَلِكَ تِلْكَ	ذَٰلِكَ تَٰلِكَ	أُولَٰئِكَ أُولَٰئِكَ
--------------	------------------	--------------------	--------------------------

اسمائے ذیل خاص کر واسطے اشارہ مکان کے موضوع ہیں اور ان میں واحد
تثنیہ اور جمع کا کوئی امتیاز نہیں ہے مگر قریب بعید کا فرق ضرور ہے۔ دیکھو۔

قریب کے واسطے	بعید کیواسطے
هَٰذَا - هَٰهَٰنَا	هَٰنَا - هُنَا - هُنَاكَ - هُنَاكَ - تَهَٰ - تَهَٰ

اسمائے موصول کیواسطے یہ الفاظ مستعمل ہیں :-

مذکر مؤنث	الَّذِي الَّتِي	الَّذَانِ الَّتَانِ	الَّذِينَ الَّذَاتِ الَّذِي الَّذِي
--------------	--------------------	------------------------	--

مَنْ اور مَا بھی اسم موصول ہیں۔ مَنْ اکثر ذوی العقول کیلئے اور
مَا اکثر غیر ذوی العقول کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

سیکھنی محاسبہ

اسم عدد کا بیان

اسم عدد کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم عدد ذاتی (۲) اسم عدد وصفی۔
 اسم عدد ذاتی :- وہ ہے جو کسی شے کے افراد کی مقدار پر دلالت کرے +
 اسم عدد وصفی :- وہ ہے جس سے ترتیب افراد کا فائدہ حاصل ہو جیسے ثانی
 (دوسرا) آگیا اعلا و ذاتی تذکیر و تانیث کے لحاظ سے حسب ذیل مستعمل ہوتے ہیں

تصویر عدد	اسم عدد	مؤنث	اسم عدد	مؤنث	تصویر عدد
۱	واحد	واحد	۱۱	احدى عشر	احدى عشر
۲	اثنان	اثنان	۱۲	اثنا عشر	اثنا عشر
۳	ثلاث	ثلاث	۱۳	ثلاثة عشر	ثلاث عشر
۴	اربعة	اربعة	۱۴	اربعه عشر	اربعة عشر
۵	خمسة	خمسة	۱۵	خمسة عشر	خمسة عشر
۶	ستة	ستة	۱۶	سبعة عشر	سبعة عشر
۷	سبعة	سبعة	۱۷	ثمانية عشر	ثمانية عشر
۸	ثمانية	ثمانية	۱۸	تمانية عشر	ثمانية عشر
۹	تسعة	تسعة	۱۹	تسعة عشر	تسعة عشر
۱۰	عشرة	عشرة

یاد رکھنا چاہیے کہ ایک اور دو کی تذکیر و تانیث مطابق قیاس کے
 ہے اور تین سے دس تک خلاف قیاس۔ یعنی مذکورہ کے ساتھ اور
 مؤنث بعزرت کے اور ۱۱ و ۱۲ بھی دونوں قیاس کے موافق ہیں +
 اس کے بعد ۱۹ تک مذکور میں پہلی جزء کے ساتھ تاء آئے گی اور مؤنث
 میں دوسری جزء کے ساتھ عشرات یعنی دہائیوں میں مذکور مؤنث برابر رہے گا

اور ان کی واسطے یہ لفظ مقرر ہیں: عَشْرُونَ. ثَلَاثُونَ. اَرْبَعُونَ
خَمْسُونَ. سِتُّونَ. سَبْعُونَ. ثَمَانُونَ. تِسْعُونَ. جب
اکائیاں ان کے ساتھ ملانی جائیں تو اوپر تذکیر و تانیث میں قیاس کے
موافق ہونے ہیں اور ۳۰ سے ۹ تک خلاف قیاس۔ عشرات کے بعد
سینکڑے اور ہزار کا درجہ ہے۔ سینکڑے کیلئے مائتہ اور ہزار کے لئے
ألف مقرر ہے، اور ان دونوں کے ترکیب دینے سے گنتی کا شمار دور
پہنچتا ہے۔ مثلاً مائتہ ألف (ایک لاکھ) ألف ألف (دس لاکھ) وغیرہ۔
فانکڑا کہہ بولنے وقت أَحَاد (اکائی) کو پہلے بولیں گے پھر عشرات کو
پھر یات کو اور اَکُوْف سب سے پیچھے آئیگا اور ہر درجہ کے بعد وَ
عاطفہ پڑھائی جائے جیسے هَذِهِ اَلْاَلْفَةُ سِتُّونَ اَرْبَعُ عَشْرَةَ
و ثَلَاثُ مِائَةٍ و اَلْفٍ مِّنْ اَلْهَبَشَرَةِ سِتِّ مِائَةٍ مِائَةٍ
اسمائے اعداد و معنی: پہلے عدد کے سوا فاعِل کے وزن پر آتے ہیں اور
ان کی تذکیر و تانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے۔ یہ صیغے اسمائے اعداد ذاتی
سے اس طرح آتے ہیں:-

اَوَّلُ مَذْكُورٍ	اَوَّلَى مَوْتٍ	سَادِسُ مَذْكُورٍ	سَادِسَةُ مَوْتٍ
تَانِ	ثَانِيَةٌ	ثَالِثٌ	ثَالِثَةٌ
ثَانِي	ثَانِيَةٌ	رَابِعٌ	رَابِعَةٌ
ثَالِث	ثَالِثَةٌ	خَامِسٌ	خَامِسَةٌ
رَابِع	رَابِعَةٌ	سَادِسٌ	سَادِسَةٌ
خَامِس	خَامِسَةٌ	سَابِعٌ	سَابِعَةٌ
سَادِس	سَادِسَةٌ	ثَمَانِي	ثَمَانِيَةٌ
سَابِع	سَابِعَةٌ	تِسْعِي	تِسْعِيَّة

اس سے آگے سَادِسُ عَشْرًا و حَادِيَّةُ عَشْرًا وغیرہ اسی ترتیب سے کہیں گے
اعداد کسرا کے سر لفظ کے تہائی سے دسویں حصہ تک فَعْل کے وزن پر آتے

ہیں اور ان میں تذکیر و تانیث کا کچھ لحاظ نہیں ہوتا۔ تنہا کی یہ صورت ہے +

اَلْاَلْفَةُ. ثَلَاثٌ. رُبْعٌ. خُمْسٌ. سُدُسٌ. سَبْعٌ. ثَمَانٌ. تِسْعٌ. عَشْرٌ
۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

عَشْر کے بعد کسی لفظوں سے کسور کی تعبیر ہوتی ہے جیسے جُزءٌ مِمَّنْ أَخَا
عَشْرَ دِلہ) وغیرہ +

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی استعمال کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں:-
جیسے مَن - مَاذَا - آئِي - مَتَى - أَيْكَان - آئِي - آئِن

مَنْ فِي الدَّارِ دُکھ میں کون ہے؟
مَاذَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ دُکھ میں کیا کہتا ہے؟
مَتَى تَذْهَبُ دُکھ میں کب جاؤگا؟
أَيْ لَكَ هَذَا دُکھ میں اس کیس کا ہے؟
أَيْكَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ دُقیامت کب ہوگی؟
آئِن تَمْشِي دُکھ میں کب جاؤگا؟
(۸) حرف التخصیص والتوضیح تین ہیں
ہلَا، كَوَلَا، كَوَمَا۔ جب یہ حروف ماضی
پر آتے ہیں تو توضیح کا فائدہ دیتے ہیں جیسے
هَلَا أَكْرَمْتَ زَيْدًا أَوْ تَدَّكَاتُ
صَبِيحًا تُوْنِ زَيْدٌ كِي تَعْلِمُ كِيوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا ہمان تھا)
اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے
هَلَا تَقْرَأُ كِتَابًا عَالِمًا دُکھ میں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے۔

(۸) حرف مصدر۔ دُو ہیں مَا، اَنْ جیسے اَنْجَبْنِي اَنْ تَضْرِبَ زَيْدًا
آئِي ضَرْبًا۔

(۹) حرف توقع۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے پہلے تحقیق کے معنی اور مضارع کے پہلے اقبال
کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی)، اَلْجَوَادُ قَدْ
يَقْتَتِرُوْنَ رَحْمَةً كَبِيْرًا كَبِيْرًا

(۱۰) حرف التاكيد۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہو اور لام مفتوح
فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اِلَهٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا رَاكِر
آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتا تو یہ دونوں بالضرور تباہ ہو جاتے۔
اِنَّ زَيْدًا اَحْمَدًا (تحقیق زید کھڑا ہے)

تَبْلِيغِيَّة

فرید اینڈ کو کی مطبوعات ذیل کے ہیں
طلب فرمائیے

کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار دہلی

اور

مکتبہ ہریان اردو بازار جامع مسجد دہلی

21-7-31

الکلی برٹنگ پریس دہلی

21-7-31

ان کے سوا بعض اور کلمات بھی اسٹہام کے واسطے استعمال ہوتے ہیں۔
جیسے مَنْ۔ مَاذَا۔ آتَى۔ مَتَى۔ أَبَانَ۔ آتَى۔ آتَى۔

مَا نَفَعَلُ (یو کہا کرتا ہے؟)

أَتَى الْبَلَدَ أَحْسَنُ (کوسا شہر اچھا ہے؟)

أَتَانِ بَوْمُ الْيَقْمَةِ (قباس کب ہوگی؟)

أَتَى ثَمْنِي (تو کہہ کر جائے گا۔)

مَنْ فِي الدَّارِ (گھر میں کون ہے؟)

مَاذَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ (یہ شخص کیا کہتا ہے؟)

مَتَى تَذْهَبُ (تو کب جائے گا؟)

أَتَى لَكَ هَذَا (بیترباس کہاں سے آیا؟)

(۷) حرف التخصیص والتوضیح۔ میں ہیں هَلَا، كَوَلَا، كَوَمَا۔ جب بہ حررت صنی

پر آتے ہیں تو توضیح کا فائدہ دینے میں جیسے هَلَا أَكْرَمْتَ رَسَدًا وَقَدْ كَانَ

صَغُفَكَ (تو نے زید کی تعظیم کیوں نہیں کی حالانکہ وہ تیرا مہمان تھا)

اور جب مستقبل پر آتے ہیں تو ترغیب کا فائدہ دیتے ہیں جیسے هَلَا تَقْرَأُوا فَنَكُونُ

عَالِمًا (نو کیوں نہیں پڑھنا کہ عالم ہو جائے)

(۸) حرف مصدر۔ دُو ہیں مَا، أَنْ جیسے أَعْجَبَنِي أَنْ نَضْرِبَ رَيْدًا

اسی صَرَ بَكَ۔

(۹) حرف توقع۔ قَدْ ہے۔ ماضی کے لیے تحقیق کے معنی اور مضارع کے لیے

نفی کے معنی دیتا ہے جیسے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز گھڑی ہو گئی اَلْجَوَادُ

قَدْ تَقَرَّرَ) (سچی سمجھی گئی ہے)

(۱۰) حرف التأكيد۔ نون تاکید صرف مضارع کے ساتھ خاص ہی اور لام مفتوح

فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے جیسے تَوَكَّأَنَّ فِيهِمَا إِلَهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (اگر

آسمان وزمین میں اللہ کے سوا کوئی خدا ہوتے تو یہ دونوں بالضرورت تباہ ہو جاتے،

إِنَّ رَبَّنَا لَعَلِّمُهُ (تحقیق زید گھڑا ہے)

تَبَارَكَ